

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

چالیسوال بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ ہوئا 23/جون 2021ء بروزہ بھیڈ ہ بھطابن 12 / ذی القعده 1442ھ۔

| نمبر شمار | مندرجات | صفہ نمبر |
|-----------|--|----------|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | رخصت کی درخواستیں۔ | 04 |
| 3 | سالانہ میزانہ بابت مالی سال 2021-22ء پر عام بجٹ۔ | 04 |

ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بننجو

ڈپٹی اپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ

اپیشل سکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 23 جون 2021ء بروز بندھ بمقابلہ 12 رذیقعد 1442ھ، بوقت شام 05:30 بجکھر منٹ زیر صدارت میر عبدالقدوس بن نجحہ، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَأَنَّ السَّاعَةَ أُتْيَةٌ لَا رَيْبٌ فِيهَا لَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿١﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتْبٍ مُّنِيرٍ ﴿٢﴾ ثَانِيَ عِطْفَهِ لِيُضْلِلَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ طَلَهُ فِي الدُّنْيَا حَزْنٌ وَنُذُْقَهُ ﴿٣﴾

يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٤﴾

﴿پارہ نمبر ۱ سورۃ الحج آیات نمبر ۷ تا ۹﴾

ترجمہ: اور یہ کہ قیامت آئی ہے اس میں دھوکا نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا قبروں میں پڑے ہوؤں کو۔ اور بعض شخص وہ ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کی بات میں بغیر جانے اور بغیر دلیل اور بدون روشن کتاب کے۔ اپنی کروٹ موڑ کرتا کہ بہکائے اللہ کی راہ سے اس کے لئے دنیا میں رسولی ہے اور چکھائیں گے ہم اس کو قیامت کے دن جلنے کا عذاب۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِیْم۔ سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): ڈکٹر ربانہ خان بلیدی صاحب نے تجی مصروفیاف کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گی۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست سے منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: آج کی نشست میں بجٹ 2021-2022ء پر بحث کے لئے ذیل ارکین اسمبلی کے نام موصول ہوئے ہیں۔ محترمہ بشری رند صاحبہ، جناب احسان شاہ صاحب، نوابزادہ گہرام بگٹی، جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب، جناب سلیم کھوسہ صاحب، جناب قادر علی نائل صاحب، جناب محمد خان لہڑی صاحب۔
بشری رند صاحبہ please -

محترمہ بشری رند (پارلیمنٹی سیکرٹری برائے مکملہ اطلاعات): thank you جناب اسپیکر! شروع کرتی ہوں اللہ کے بابرکت نام سے جو بڑا غفو رالرجیم ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! جیسے کہ آپ کو پتہ ہے کہ عثمان کا کڑ صاحب جو شہید ہوئے، اور کل ان کی جومیت لائی گئی ہے تو ہمارے بلوچستان عوامی پارٹی کے پریزیڈنٹ کے آرڈر زپرسریاب روڈ پر ان کے استقبال کے لئے ڈھائی ہزار لوگ جمع تھے۔ اور کل کا جو دن تھا واقعی جس طرح ان سے لوگ محبت کرتے تھے نہ صرف ان کی اپنی پارٹی بلکہ اور بھی تمام پارٹی نے دکھادیا کہ بلوچستان کے لوگوں میں جو اتفاق، محبت اور بھائی چارہ ہے وہ اس طرح نظر آتا ہے۔ جہاں تک بات ہے اپوزیشن کی میڈیا والے بھی بار بار question کر رہے ہیں کہ کیا ہو گا اور کیا آپ لوگ serious ہیں ہیں اور ٹیوی سٹرپر بھی بہت سارے ایسے میڈیا جمکان بلوچستان سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ بھی سوال پوچھ رہے ہیں۔ تو آپ کے اس پلیٹ فارم کے توسط سے سب کو بھی جواب دے رہی ہوں کہ negotiation کے لئے ہم پہلی رات ان کے پاس گئے کہ یہ مسئلہ ہم حل کریں۔ ہم نہیں چاہتے تھے اور نہ ان کو arrest کیا گیا۔ وہ خود انہوں نے زبردستی جا کے تھانے میں arrest ہونے کے لئے اپنے کو دے دیئے ہیں۔ لیکن ان کو arrest نہیں کیا گیا۔ پہلی بات تو یہ ہے۔

پھر ہم گئے، ہم نے اُن کو request کی کہ آپ آجائیں یا اسمبلی کی جو ایک خوبصورتی ہے وہ آپ کے بغیر نامکمل ہے۔ جو کچھ ہوا اُسے بھول جائیں۔ کسی سے بھی معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ اس ایوان سے صرف آپ معافی مانگ لیں۔ چونکہ یہ ایک گھر ہے۔ اس گھر کے سر برہ آپ ہیں۔ اور آپ کا اگر یہ سٹم دیکھا جائے یہ پیار اسٹم، جس میں ہم سب مل کے۔ لیکن انہوں نے refuse کر دیا۔ اس کے بعد آج ایک اور وفد گیا اُن سے ملنے منظر زکا، اور فی الحال تو ابھی تک بات چیت چل رہی ہے۔ تو ہم تو چاہتے ہیں negotiations۔ اتنا کچھ ہو جانے کے بعد، اتنا کچھ اس ایوان کے ساتھ ہوا وہ میرے خیال اس سے بڑا ظلم اور بڑی بربریت نہیں تھی جو اس ایوان کے ساتھ ہوئی۔ اس کے باوجود ہم جنہک رہے ہیں، ہم جا رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کا کام نہ رکے، ڈولپمنٹ نہ رکے، اور لوگوں کے دلوں میں جو خواہشات ہیں انہیں ہم سب مل کر پوری کریں۔ چاہے اُن کے حلقوں کے لوگوں کے ہیں یا ہمارے حلقوں کے لوگوں کے۔ مسائل سارے بلوچستان کے ہیں۔ ہم سب نے مل کر حل کرنا ہے۔ یہ صرف ہمارا کام نہیں بلکہ ان کی بھی ذمہ داری نہیں ہے۔ میں بجٹ کے حوالے سے سب سے پہلے سی ایم جام کمال صاحب کا شکر یہ ادا کرنا چاہوئی جنہوں نے اپنی دن رات کی انتہک محنت کے بعد اتنا بہترین بجٹ پیش کیا۔ اور بجٹ کو تھوڑا سا بھی آپ کو comparism کر کے بتاؤں گی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پی اینڈ ڈی کی پوری ٹیم ہمارے فناں سیکرٹری، فناں منستر، ہماری پی اینڈ ڈی کے اے سی ایس صاحب ہیں انہوں نے بہت محنت کی، عادل بگٹی کا نام لوں گی۔ ان تمام کا بہت بہت شکر یہ کہ انہوں نے بجٹ میں بہت بہترین کام کیا۔ پچھلے بجٹ کی غلطیوں سے مزید بہتر سیکھ کر اس باراں سے اچھا بجٹ پیش کیا گیا۔ بجٹ 2014ء سے لے کر 2018ء کا بجٹ تھا وہ ہمارا 60 billion کا تھا۔ پھر اس کے بعد جو ہمارا بجٹ تھا 2019-2020ء کا جو 90 Billion کا تھا اور اب جو 22-2021ء کا بجٹ پیش ہو رہا ہے، یہ one hundred and four Billion کا ہے تو اگر ہم اس پر نظر ڈالیں تو کیا ہم لوگ پیچھے جا رہے ہیں یا ہم آگے جا رہے ہیں۔ ہماری ڈولپمنٹ کی اسکیم کم ہو گئیں یا زیادہ بلوچستان میں کام زیادہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہا ہے۔ تو یہ ایک موازنہ ہے جسے ہم پچھا نہیں سکتے جو کتابوں میں موجود ہیں۔ ہمارے سارے آفیسر ان جانتے ہیں۔ لیکن کچھ عوام کو بتانا ضروری ہے۔ کہ 2014ء کا بجٹ آپ دیکھ لیں اور آج 22-2021ء کا دیکھ لیں کہ آج ہم one hundred and four billion پر کھڑے ہیں۔ تب ہم 60 پر کھڑے تھے۔ تو چیزوں کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے اور وہ تب ہی بڑھیں گی جب ہم سب مل کر اس کو آگے لے کر چلیں گے۔ کسی ایک فرد یا کسی ایک پارٹی کی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اس پر بہترین

کام کریں۔ بجٹ کے لئے اگر دیکھا جائے تو ہماری ایجوکیشن میں بہت کام ہوا ہے۔ اور یہ پچھلے دو سالوں میں شروع ہو گیا۔ ایک چیز جب شروع سے اتنی بُری حالت میں تھی ڈیپارٹمنٹس بوسیدہ حالت میں تھے۔ ڈیپارٹمنٹس کا اگر جا کر نئے سرے سے جائزہ لے کر ان کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے تو وہ ایک دن میں نہیں ہو گا۔ راتوں رات یہ چیزیں نہیں بدیں گی ان کو سالوں لگتے ہیں۔ اور اب جا کے جس طرح یہ سکولز تھے جو گا۔ shelterless missing facilities ہے۔ جو آپ گریڈیشن تھی یا جو missing facilities تھیں، وہ تمام پچھلے دو سالوں سے شروع ہوئے ہیں اور الحمد للہ اس سال جو کچھ رہ گیا ہے سکولز جو shelterless ہو رہے گئے تھے یا missing upgradations facilities انشاء اللہ almost facilities اس سال complete کرنے کی پوری کوشش ہو گی کہ ہو جائیں۔ گرائز کا اتنا احساس ہے کہ ہمیں اپنی عورتوں کی عزت کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ بچیوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ بچیوں کو پڑھانے کی ضرورت ہے۔ تو اس کے لئے بہت اچھا initiative یا گیا ہے کہ وہ یہ ہے کہ گرائز کے لئے تمام سکولز میں بسمیں دے رہے ہیں۔ جس میں خواتین اور بچیوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں۔ 19 کا الجزوں کو آپ گریڈ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے دیکھا پہلا و من پولیس اسٹیشن کا افتتاح ہو گیا ہے last month اور وہ من پولیس اسٹیشن پورے بلوچستان میں بنیں گے۔ دیکھیں! ہمارا ایک قابلی معافیہ ہے۔ ایسا ماحدو ہے کہ ہم مردوں سے comfortable نہیں ہوئے تھانوں میں جا کے بات کرنا۔ جب وہاں عورت بیٹھی ہوئی، آفیسر بھی وہاں ہوں گی سارے تو آپ comfortably اپنے مسائل اور مشکلات ان سے share کر سکیں گے۔ تو یہ بھی بہت زبردست initiative ہے جو ہماری گورنمنٹ نے لیا ہمارے صوبے نے دیا اس کا کریڈٹ اور اس کا فائدہ چند لوگوں کو نہیں بلکہ پورے صوبے کو ہو گا۔ 15 نئی ڈیجیٹل لائبریریز جو اس سال بن جائیں گے جن سے ہمارے بچے فائدہ اٹھائیں گے۔ کچھی کینال ایک important issue ہے۔ کچھی کینال فیفر ۰۰۰ ہمارا اس سال بننے گا جس سے میں کہتی ہوں ہمارا نصیر آباد زرخیز ہو گا۔ ہمارے ایگر بیکچر سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی بھائی ہیں جتنے بھی حضرات ہیں ان سب کو بہت فائدہ ہو گا۔ تو اس کے بننے کی اشد ضروری ہے کافی سالوں سے پائپ لائن میں تھا لیکن چیزیں روکی ہوئی تھیں۔ جو اس سال، پچھلے سال سے بھی یہ شروع ہو چکا تھا۔ پھر آپکو پتہ ہے کہ کسی بائی پاس کا شہر سے گزرنا اتنا مشکل ہے، جب ٹریفک جام ہوں۔ تو ان کے بائی پاس بنا بہت ضروری تھا جس میں ڈیرہ مراد جمالی پچھلے میں سالوں سے ایک اذیت تھی وہاں سے گزرنا۔ اس کا بائی پاس بن رہا ہے، کوئی مٹی کا اسی طرح ہے کہ جب آپ بائی روڈ

پر جائیں تو آپ کیلئے مشکل ہوتی ہے سریاب کو کراس کرنا۔ سریاب روڈ کی widening کی ہونے جا رہی ہے six link اور اس کی یہ جب روڈ بننے گی۔ مجھے یاد ہے یہاں ہم بہت چھوٹے تھے کہ ایک سینگل روڈ ہوتی تھی جس پر گزرتے تھے۔ پھر اس کا ڈبل کرنا ایک مشکل معاملہ تھا جو ہاں کے لوگ نہیں چاہتے تھے کہ ہم چھوڑیں۔ لیکن اس کا سہرا جاتا تھا ہمارے نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کو کہ انہوں نے اس پر، یہ ان کا ڈور تھا۔ اور انہوں نے یہ روڈ ڈبل کی عوام کی سہولت کے لئے۔ لیکن کیونکہ اب ظاہر ہے ٹریفک اتنی بڑھ گئی ہے، گاڑیاں اتنی زیادہ ہو گئی ہیں کہ وہ بھی ناکافی ہو گئی ہے۔ تو اب جب وہ six line ہو جائیگی تو ہماری سریاب روڈ کے عوام کی بھی جو مشکلات ہیں، وہ بھی دور ہو گئی۔ تقریباً 130 کلومیٹرز ہم last year اندر وہ سریاب روڈ رز complete کر چکے ہیں۔ اور جو کچھ رہ گیا ہے وہ انشاء اللہ اس دفعہ کوئی پیچ میں پورا سریاب مکمل ہو گا جو ایک بھی گلی رہ گئی ہے ایک ایک نالی بھی رہ گئی بننے کے لئے وہ سب اس سال انشاء اللہ مکمل کر لیں گے۔ 2500 کلومیٹرز black top روڈز پورے بلوچستان میں مکمل ہو چکی ہیں یہ وہ نہیں ہے کہ ہونے جا رہی ہے، ہونے جو چند رہ گئی ہیں روڈ زان کا تھوڑا سا میں آپ سے ذکر کروں گی کہ جیسے آپ کی سوئی ٹوکشمور، یہ بننے جا رہی ہے۔ کوئی نہ زیارت یہ بننے جا رہی ہے۔ تو یہ جب ساری آپ کی کیمونیکیشن مکمل ہو گی تو لوگوں کے لئے بہت سہولت ہو جائیگی۔ پنجگور میں ہمارا ایگریکلچر کالج بننے جا رہا ہے وہی بہت اہم step تھا اٹھانا۔ اسی طرح date processing plant تھا آپ کا۔ اسی طرح نوکنڈی میں آپ کی ماہینہ اینڈ منڈر لرکی یونیورسٹی بننے جا رہی ہے۔ تو پہلے یہ چیزیں کسی نے سنی بھی نہیں تھیں کہ بلوچستان میں یہ چیزیں ہیں۔ یہ تمام چیزیں اس پی ایس ڈی پی بک میں ہیں۔ جس کو پہلے یہاں دیکھنے اور پڑھنے کی ضرورت تھی پھر احتیاج کرنے کی ضرورت تھی۔ بغیر دیکھے ہمارے بھائی بہن ناراض ہو گئے۔ پہلے دیکھتے کہ ہم نے اس میں کن کن علاقوں میں کیا رکھا ہے۔ جن علاقوں سے ہمارے کوئی نمائندے نہیں بھی آئے، ان علاقوں میں بہت کچھ رکھا ہوا ہے۔ اسی طرح تین میڈیکل کالج بننے جا رہے ہیں۔ اور ہمارے 25 ایکڑ جنی سینٹرز جو ہماری ہائی ویز پر ہوں گے۔ جہاں کوئی حادثہ ہو جاتا ہے ہمارے پاس کوئی first aid کا سسٹم نہیں ہوتا تھا تو وہاں ایک جنی سینٹرز بنیں گے 18 اضلاع میں کڈنی کے ڈائیالائیمز کے لئے کڈنی سینٹرز بنیں گے۔ آپ کو پتہ ہے آجکل ہر بندہ ڈائیالائیمز پر ہوتا ہے جس کے جو بھی مریض ہیں اس سیاس بیماری سے دوچار ہیں۔ اللہ انہیں صحت دے۔ بہت تکلیف دہ مرض ہے کہ ہفتے میں دو دفعہ ڈائیالائیمز ہونا ہوتا ہے۔ جب اُنکے ڈسٹرکٹس میں یہ ڈائیالائیمز نہیں تھے تو انہیں کوئی آنا پڑتا تھا۔ تو ہمارے جب 18 اضلاع میں یہ ڈائیالائیمز کا سسٹم ہو گا تو یہ بہت بڑی سہولت ہے۔ اس کے

ساتھ ساتھ تھوڑا سا میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا بتاتی چلوں۔ کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ پر جام صاحب کا ایک vision تھا کہ میرین ریڈ یا اسٹشن گواہ رہنا چاہیے۔ جس میں میرا خیال ہے کہ میرین سے related چیزیں وہ چاہ رہے ہیں کہ اس میں رکھنا۔ یہ ہماری اس پی ایس ڈی پی میں ہے۔ اس کے ساتھ میدیا کی کوئی بلڈنگ کوئی آفیس نہیں تھا۔ اس سے پہلے ہم اور جو جزر وغیرہ ہم share کر رہے تھے بلڈنگ۔ اب ہم smart building بنانے جا رہے ہیں۔ جیسے کہ باہر کے ملکوں میں باقاعدہ بلڈنگ ہوتی ہیں جو ہوتی ہی سارٹ بلڈنگز ہیں، ہمارے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی، وہ بننے جا رہی ہے GDPR کی۔ اور گواہ میں آپ کا بہت بڑا پریس کلب بننے جا رہا ہے۔ FM ریڈ یو چینز جو مختلف اضلاع میں ہوں گی اس کا سب سے فائدہ اُن لوگوں کو ہے جہاں ٹی وی نہیں ہے یا جو لوگ ریڈ یو بہت سنتے ہیں۔ ابھی بھی گاؤں دیہاتوں میں جو ریڈ یو سنتے ہیں اُس سے فائدہ یہ ہو گا کہ بہت سارے جب اگر لیکچر سے related ہمارے issues ہیں ابھی کیشن سے related FM issues ہیں، جو ہمارے issues related to mines and minerals ہیں ہم ہیں۔ ریڈ یو کے ذریعے اُن تک آ گا ہی پہنچا سکیں گے۔ میدیا ٹاؤن ہمارا بننے جا رہا ہے۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ ہاؤسنگ اسکیم ہم بنا رہے ہیں، ہمارے میدیا کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کے لئے، جن کے پاس تمام ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کے پاس ہاؤسنگ اسکیم تھی۔ لیکن ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں تھی۔ تو ہم وہ کرنے جا رہے ہیں۔ سبی اور لوار الائی میں دو offices information کے بننے جا رہے ہیں۔ تو یہ One Thousand PSDP کا کا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا اس سال کی میں Seventeen Hundreds million آپ کو بتا رہی ہوں۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ یہ تمام چیزیں میں نے تھوڑی تھوڑی بتائی ہیں کیونکہ بہت کچھ میرے بھائی بتا چکے ہیں لیکن پی ایس ڈی پی کھولیں گے تو پھر یہ چار بیانیں دن لگ جائیں گے اگر آپ ایک ایک چیز کو دیکھتے رہیں کہ کس ایرے میں کیا اسکیم دی گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ بجٹ کے پیش کرنے کا مقصد کیا ہے۔ بجٹ کا مقصد یہی ہے کہ عوام کی وہ محرومیاں وہ چیزیں جو ماضی میں کبھی نہیں دیکھی گئی تھیں اُن کو آپ اُبجاگر کریں۔ اُن کو ضلع کی سطح پر جا کے دیکھیں کہ کہاں کن چیزوں کی زیادتی ہوتی رہی مثال کے طور پر پہلے دور میں اگر کوئی کسی بھی حلقے سے منڑاتے تھے وہ کہتے تھے کہ یہاں سکولز بنا دیتے ہیں، بلڈنگ پہلے سے موجود تھی۔ اور بن جاتی تھی۔ اسی طریقے سے ہسپتال کے لئے بلڈنگ BHU بن جاتے تھے۔ کبھی اُس پر یہ سرو نہیں ہوتا تھا کہ آیا کہ آواران میں کتنی ضرورت ہے لسبیلہ میں کتنی ضرورت ہے خضدار میں کتنی ضرورت ہے پہلے اس پر۔ اب اس پر یہ ہوا ہے کہ ان تمام چیزوں پر ہمارے سروے ہوئے ہیں اور اُسکے مطابق ہم نے جس چیز کی ضرورت تھی

وہ رکھی ہے اچھا ب تھوڑا سا اپوزیشن کا یہ اعتراض میں دور کرتی چلوں کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے حلقوں کو نظر انداز کیا ہے۔ تو میں اگلے ہفتے میں ایک پریس کانفرنس کروں گی اُس میں وہ تمام ڈیباجو بچھے دس سالوں میں کس ضلع میں کتنا دیا گیا اور ان تین سالوں میں کس ضلع میں کتنا دیا گیا اُن کو compare کر کے بتادوں گی تو عوام خود فیصلہ کریں گے کہ آیا جونا راض ہو کے بیٹھے ہیں یہ کیا عوام کے لئے بیٹھے ہیں یا اپنے ڈسٹرکٹ کے لئے بیٹھے ہیں یا اپنے ذاتی مفادات کے لئے بیٹھے ہیں تو ان چیزوں کو ہم انشاء اللہ coming week پر clear کریں گے۔ لیکن میری ابھی بھی دست بستہ یہی گزارش ہو گی کہ اپوزیشن تمام باتیں بھول کر اپنی پیغام پر آئے جو طریقہ کار ہے جو ستم ہے یہاں بیٹھ کے احتجاج کرنے کا جو ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے اُسی کو follow کریں۔ آپ Custodian of House ہیں اُن کی ہم سے زیادہ سنتے ہیں۔ آپ نے اُنکا بہت خیال رکھا لیکن اُسکے باوجود وہ گلہ کریں تو یہ نا انصافی ہو گی آپ کے ساتھ، اس ایوان کے ساتھ۔ Thank you so much. اسپیکر صاحب کہ آپ نے مجھے بات کرنے کیلئے ٹائم دیا۔

جناب اسپیکر: شکریہ مخترم بشری رند صاحبہ۔ جی جناب احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - وَقُلْ رَبِّ ادْخُلْنِي مُذَخَّلَ صِدْقٍ وَّاُخْرِجْنِي مُنْخَرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَذْنُكَ سُلْطَنًا نَصِيرًا۔ شکریہ جناب اسپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں آپ نے مجھے فلور دیا کہ میں ہاؤس کے سامنے اپنی گزارشات پیش کر سکوں۔ جناب والا! گزارشات سے قبل میں تمام ممبران سے ایک request میری ہے کہ ہماری اسمبلی کا اجلاس ہمیشہ ہم چار بجے کا ٹائم دیتے ہیں، ساڑھے پانچ بجے، ڈیڑھ گھنٹہ late اشروع ہوتا ہے۔ میں تقریباً یہاں سوا چار بجے آکے بیٹھا ہوں۔

جناب اسپیکر: بالکل آپ کو ہم نے کیمرے میں دیکھا آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔

سید احسان شاہ: بڑی مہربانی! لیکن جناب والا! آپ کو اس پر اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ وقت پر اسمبلی کا اجلاس ہوا کرے۔ جناب والا! ہمارے صوبے میں ایک سیاسی کارکن کی شہادت جو عثمان خان کا کڑ کے نام سے جانا جاتا تھا، تمام حلقوں میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں میں۔ وہ اپنی پارٹی کے لئے اثاثے تو تھے ہی لیکن مجموعی طور پر ہم دیکھیں تو انہوں نے اپنی پارٹی کے ساتھ ساتھ ہمیشہ صوبے کی بات کی۔ اُن کو جہاں کہیں موقع ملا اپنے اظہار خیال کرنے کا تو انہوں نے ایک جامع اور ایک بالکل بے باک انداز میں اپنے صوبے کی نمائندگی کی۔ وہ آج ہم میں نہیں رہے ہم اللہ پاک سے دست بادعا ہے کہ اللہ پاک اُن کو اپنی جو رحمت میں جگہ دے اور لو احتیں

کو صبر جبیل عطا فرمائے۔ اور جناب والا! یہاں میں اے این پی کے دوستوں کا جورو یہ جو اس دوران وہ زخمی ہوئے اور ہسپتال میں تھے۔ ایرے ایمبو لینس کا بندوبست کیا گیا اس میں جناب والا! گوکہ دونوں پارٹیاں آپسمیں حریف ہیں لیکن اسکے باوجود ANP کے دوستوں کا رو یہ قابل تعریف اور قابل ستائش ہے۔ اور خاص کر میں اصغر اچکزی صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے سارے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کے اچھی روایات قائم کیں۔ جناب والا! 18 تاریخ جو ہماری اسمبلی کے لئے بدترین دن تھا۔ اب اُس کے بارے میں بہت سارے دوستوں نے اظہار خیال کیا ہے ہم اس کی detail میں نہیں جانا چاہتے۔ لیکن میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ اُس سے جن معزز دوستوں نے نظم و نسق اسمبلی کا اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں چیزوں بڑھتی گئیں اور پارا بہت اوپر گیا۔ اس کے لئے اب کوئی افہام تفصیل کا راستہ ڈھونڈنا چاہیے۔ اب کوئی ایسا راستہ اختیار کرنا چاہیے کہ جو جس کی وجہ سے ہوا وہ اگر اسیکر آفس کی وجہ سے ہوا وہ اپوزیشن کی وجہ سے ہوا، ٹریشوری پیچوں کی وجہ سے ہماری وجہ سے ہوا۔ جس کی وجہ سے ہوا اس بات کو میرے خیال میں ہم بالائے طاق رکھیں ایک نئی شروعات کا آغاز کریں۔ جناب والا! میں بجٹ کی جانب آتا ہوں۔ جناب والا موجودہ بجٹ جو بلوچستان اسمبلی میں پیش کیا گیا اس کو اگر ہم کہیں کہ یہ عوام کی امنگوں کا آئینہ دار ہے تو ایسا بھی نہیں ہے اگر ہم یہ بالکل خستہ اور عوام کے مسائل کو address نہ کرنے والا بجٹ ہے ایسا بھی نہیں ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے جناب والا! تیسری دنیا کے ملکوں میں چاہے وہ پاکستان ہو یا کوئی اور ملک ہو وہ بجٹ جو ہر شہری کو سہولت دے اور ہر شہری کو اُس سے فائدہ پہنچے ایسا کم دیکھنے میں آیا سوائے ترکمانستان کے یافذانی کے ظالم پر لیبیا کے۔ تو جناب والا! جن حالات میں بجٹ تیار کیا گیا ہے یقیناً مشکلات تھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان مشکلات کے اندر اور financial distinction کے اندر جو بجٹ بنایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کی امنگوں کا آئینہ دار بجٹ ہے۔ جناب والا! بجٹ میں مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ہمارے اپنے صوبے کی چار مدت میں ریونیووہ سوارب سے زیادہ ہے جبکہ کسی زمانے میں یہ 25.30 کروڑ روپے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ تو یہ میں جام صاحب کو اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ بہتری کی جانب گامزن ہے گوکہ مجموعی خسارہ 180 ارب سے زیادہ کا ہے لیکن مجھے یقین ہے، پسندخان صاحب جیسے زیرک بیور و کریٹ اور اسکی ٹیم، وہ انشاء اللہ دوران سال اُس کو manage کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جناب والا! فیڈرل گورنمنٹ جو transfer state یا divisible pool سے جو پیسے یا وسائل بلوچستان کو دیئے جاتے ہیں تو صوبے کا زیادہ ترا نحصار اُن پر ہوتا ہے لیکن صوبے نے جو اپنے طور پر revenue collection کیا ایک مہم شروع کی ہے وہ

انشاء اللہ تعالیٰ fiscal display میں صوبے کو مدد دیگا۔ اور جناب والا! صحت کے شعبہ میں جواہیک پروگرام شروع کیا ہے جو 3 ارب 90 کروڑ روپے پر مشتمل ہے، جس کا اس سال اُسکے کیلئے 71 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ ایر جنسی response کیلئے روڈ وغیرہ میں جواہیکیڈنٹ ہوتے ہیں اُن کے لئے یہ میں سمجھتا ہوں ایک اچھی اسکیم ہے اور اس سے انشاء اللہ ہمارے سفر کرنے والوں کی مشکلات میں کمی آئیگی۔ جناب والا! زراعت کے حوالے سے جواہار خیال کیا گیا اسمبلی میں کہ زراعت ہمارا مجموعی طور پر ماہنس کی طرف جا رہا ہے، مجموعی پیداوار زراعت کی ہماری کم ہو رہی ہے لیکن جناب والا! میرا خیال ہے دوران سال اس پر measures کے اس پر اقدامات کر کے اُس کو بجا یا جاسکتا ہے۔ اور اسوقت اگری کلچرمنٹر صاحب موجود نہیں ہیں لیکن میری ایک تجویز ہے کہ جتنے ریسرچ فارمز ہیں ہمارے اوپھل میں بھی ہیں، کچھ میں بھی ہیں اور علاقوں میں بھی ہیں ان ریسرچ فارم کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔ آج تک ہم نے یہ نہیں دیکھا ہے کہ ان ریسرچ فارم کے حوالے سے کوئی ریسرچ کی گئی ہوا یک نئی seed پیدا کی گئی ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے سوائے اس کا نان ڈولپمنٹ پر ایک بوجھ ہے یہ نان ڈولپمنٹ پر اچھا خاصا بوجھ ہے۔ لیکن مجبوری ہماری یہ ہے کہ بلوچستان میں پرائیویٹ سیکٹر میں کوئی ذرائع نہیں ہیں۔ اب دیکھیں! گورنمنٹ سیکٹر ہیں نوکری کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ جتنے ملازمین اس سیکٹر میں ہوں اُن کو نہ نکالا جائے لیکن جتنی زمین اور وسائل ہیں اگر ان کو privatiser کیا جائے اگر ان کو پرائیویٹ سیکٹر میں یا joint venture میں دیا جائے گورنمنٹ کو آمدن بھی ہو گی اور اُس سے وہ علاقے سینکڑوں ہزاروں ایکٹر پر محیط ہے یہ سارے ریسرچ فارم ان سے اچھی خاصی آمدن بھی ہو گی اور یہ قابل کاشت ہو گی۔ اور جناب والا! ایم ڈی میں یہ ایگر لیکچر کا حصہ ہے، جہاں بلڈوزر گھنٹے اور مشینری کی ایک براخچ ہے اب چاہیے یہ تھا کہ متعلقہ منسٹر ہوتا تو شاید یہ باتیں نوٹ کر لیتا لیکن وہ نہیں ہے لیکن فناں منسٹر صاحب موجود ہیں۔ اب جناب والا! ایم ایم ڈی جو میں نے دیکھا، اپنے ڈسٹرکٹ میں، پچھلے تین سال سے مجھے تو ایک گھنٹہ نہیں ملا، نہ میں نے کسی کو ایک گھنٹہ دیا۔ لیکن اگر آپ جا کے وہاں ٹریزیری میں مل دیکھیں کہ فیول کی مد میں کتنے بل نکلتے ہیں تو میرے خیال میں کہ آٹھ نو کروڑ روپے تو صرف میرے ڈسٹرکٹ سے فیول کی مد میں آٹھ، نو کروڑ روپے کا بل نکلتا ہے۔ آیا یہ اس پر منسٹر صاحب کو دیکھنا چاہیے۔ یہ مشین ڈیزل استعمال کر رہی ہیں یا آفیسر ان پی رہے ہیں۔ اسی طرح سے جناب والا! لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے جو رواں مالی سال تھا اُس میں گیارہ ارب روپے رکھے گئے تھے جس میں پانچ ارب روپے ڈولپمنٹ سائیڈ کے تھے اور بقا یا نان ڈولپمنٹ کے تھے لیکن آنے والے سال میں سولہ ارب روپے رکھے گئے جو قابل تعریف ہے،

قابل ستائش ہے۔ جس میں سے دس ارب روپے صرف ڈولپمنٹ سائیڈ کے ہیں۔ جناب والا! ماہی گیری کو، ہم لیں تو ماہی گیری چونکہ ہمارا علاقہ ماہی گیری نسلک ہے۔ مگر ان کے علاقوں سے تعلق رکھتا ہے۔ تو جناب والا! وہاں دو مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ یہ ہے کہ جتنے ماہی گیری ہیں ان کو کس طرح سے facilitate کر کے جدید خطوط پر استوار کیا جائے۔ دوسرا مسئلہ جناب والا! یہ ہے کہ وہاں دوسرے صوبوں سے ٹرال آتے ہیں اور ہمارے سمندری۔۔۔

(خاموشی۔ اذان عصر)

سید احسان شاہ: تو جناب والا! جو sister صوبے سے tralling کے لئے وہاں ہوتی ہے اُس سے ہمارے ماہی گیر نالاں ہیں۔ اور اُنکے بڑے بڑے لانچز ہوتے ہیں ہمارے فشریز کے پاس شاید وہ اُتنے بڑے لانچ کو قابو کرنے کے لئے اُن کو روکنے کے لئے کوئی اتنے بڑے لانچ یا گینڈ بُوٹس نہیں ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ اس بات پر فشریز کے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے تھے ابھی۔ بہر حال، ہاں! تو ان کو اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ جو Tralling ہوتی ہے ہمارے sister صوبے سے، آئے دن ماہی گیروں کو نان شبینہ کا محتاج کیا جا رہا ہے۔ اور جناب والا! وہاں جدید قسم کے بُوٹس جو ہماری ایکسپورٹ نہیں ہوتی پاکستان سے یورپی یونین نے پابندی لگادی تھی کہ یورپی یونین ہماری پروڈکٹ نہیں لے گی اُس کی وجہ تھی کہ انہوں نے کہا کہ آپ کے بُوٹس فابر کے نہیں ہیں۔ تو ایک فا بھر فیکٹری، ایک بُوٹ فیکٹری ہمارے سامنے بیلٹ میں اُس کی اشد ضرورت ہے۔ اور اگر یکچھ بینک کو یا کسی فناشل ادارے کو یہ کہا جائے کہ وہ ماہی گیروں کو لوں دیں اور وہ اُس سے بُوٹ خریدیں اور اپنے آہستہ آہستہ تاکہ ہمارے یہ جو لکڑی والے بُوٹس ہیں اُنکی جگہ فابر کے بُوٹ آجائیں تاکہ ہماری ایکسپورٹ باہر کی دنیا میں جاسکیں۔ جناب والا! میں نے اس اسمبلی کے فلور پر ترتیب کے لئے ایک ڈرائی پورٹ کے لئے قرارداد پیش کی تھی، میں تمام حضرات کا ملکوں ہوں تمام ممبران کی مہربانی انہوں نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ اور وہ آپ کے سیکرٹریٹ سے چلی گئی ہے۔ تو اس مالی سال کے دوران میری فناش منسٹر سے گزارش ہو گی کہ اُس کو pursue کریں اس کو دیکھیں کہ اس پر کس حد تک عملدرآمد ہوا۔ جناب والا! بہت سارے اچھے اقدامات کیئے گئے ہیں، لیکن خاص طور پر میں ذکر کرنا چاہوں گا کہ نوجوانوں کے لئے جو دلبین روپے کے چھوٹے موٹے کاروبار کا کوئی کرنا چاہے تو اُس کے لئے دو ارب روپے رکھے گئے ہیں جو بلا سود قرضے ہوں گے۔ یہ بڑی خوش گُن اور خوش آئند بات ہے۔ لیکن اب اس کا میکنزم کیا ہو گا یہ فناش منسٹر کے لئے ایک چیلنج ہے کہ یہ کن کو ملے گا اور کس طرح سے اس کی disbursement ہو گی۔ یہ ایک بڑا چیلنج ہے اور میں سمجھتا

ہوں کہ انشاء اللہ شفاف طریقے سے اس پر عمل کیا جائے گا کیونکہ بہت ساری باقی جگہوں پر شفافیت کا ذرا فقدان ہے۔ تو یہاں میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ذرا شفافیت ہو۔ جناب والا! بینک آف بلوچستان کا ذکر کیا گیا ہے، یہ بہت پرانی ایک اسکیم ہے۔ ایک خواہش ہے۔ یہ کئی مرتبہ جب میں فناں منستر تھا تو ہم نے یہ رکھا لیکن ہوانہ ہیں۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ پرائیویٹ پلک سیکٹر میں کوئی بینک کا میاں ہمیں ہوتا۔ پلک سیکٹر میں HBL تھا، باقی جو جتنے بینک تھے ان کو پرائیویٹ نیز کیا گیا بلکہ یوبی ایل کے یہاں تک کہ بورڈ کے زیادہ تر شیئر گورنمنٹ کے پاس ہیں لیکن مجموعت پرائیویٹ سیکٹر کو دیا گیا۔ تو اس میں بہت سوچ کی ضرورت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ بلوچستان کے بجٹ کی ایک خطریر قم پھر اس کے تقاضات کو پُر کرنے کے لئے ہر سال دیا جائے۔ یہ بہت حساس مسئلہ ہے اس پر میں چاہتا ہوں کہ بڑی غور و خوص کے بعد اگر implement کیا جائے یا تو پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں شامل کیا جائے جناب والا! میں آخر میں جام صاحب کو اور انکی پوری کابینہ کے ممبران کو اور میں فناں منستر ظہور بلیدی صاحب کو اور پسند خان بلیدی صاحب، علی جان صاحب، حافظ باسط صاحب جو ہمارے اے سی ایس ہیں، ان سب کی کاوشوں سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ اس فلور پر ہم آج بحث کر رہے ہیں اپنے بجٹ پر۔ اور ان حالات میں اس سے بہتر بجٹ نہیں ہو سکتا تھا تو میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں اور جام صاحب کی قیادت میں بڑا چھا بجٹ پیش ہوا۔ شکریہ جناب۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ شاہ صاحب! آپ نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ کاش! ہم، آپ بھی میرے خیال میں فناں منستر تھے یہ چیزیں اُس نام۔ کل ظہور بھی یہ باتیں اگر کر لے گا کہ یہ چیزیں مناسب نہیں ہیں، ان چیزوں میں کٹوئی ہونی چاہیے۔ تو ہم اُس کو بھی پکڑنے کی پوزیشن میں ہیں کہ آپ بھی فناں منستر تھے تو ان چیزوں میں بہتری لاسکتے تھے۔ لیکن ہم اُس وقت چیزوں کو بہتر کریں جب ہمارے پاس پوزیشن ہو۔ تو بڑی مہربانی شاہ صاحب! آپ نے بڑی اچھی تجویز دیں۔ جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر مکملہ کھیل و ثقافت): أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔
شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں دوسرے ساتھیوں کی طرح ہمارے بلوچستان کے انتہائی کہنہ مشق، مد بر ایک سلیمانی ہوا سیاستدان عثمان کا کڑ کی ناگہانی وفات پر انتہائی دُکھ کا اظہار کرتا ہوں اور تعزیت کرتا ہوں۔ یقیناً بہت سالوں کے بعد اس طرح کے سیاستدان ہمارے اس صوبے میں پیدا ہوتے ہیں جو ایک vision رکھتا تھا ایک سوچ رکھتا تھا۔ میرے بھی ان کے ساتھ تقریباً ہمارا اتحادور ہا ہے پستونخوا میپ کے ساتھ۔ 2001ء سے 2005ء تک میں نے اُس کو قریب سے جانچا، پر کا تھا۔ تو اس لئے پارٹی کا

ایک delegation بھی اس وقت ان کی میت پر حاضر ہوا ہے میں جتنا بھی افسوس کرلوں تو یقینی طور پر بہت کم ہے میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی ساری فیملی اور پشتو نخوا میپ سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ پھر وہی بات تو سارے ساتھیوں نے جس طرح series میں کہا کہ 18 جون کا واقعہ یقیناً ہر حوالے سے، کوئی نقصان نہیں ہوا، ہم اُسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دلخراش واقعہ نہیں تھا۔ اسمبلی کی sanctity اور credibility delegation کے حوالے سے یقیناً وہ ایک دلخراش واقعہ تھا۔ جناب اسپکٹر! عثمان کا کڑ مردوم head-injury سے فوت ہوا ہے۔ لیکن اُس دن آپ سوچ لیں کہ ہمارے کچھ ناعقبت اندریش میں کہوں گا۔ کہ غیر پارلیمانی، غیر سیاسی طریقہ اپنا کر گملے جس طریقے سے وہ پھیک رہے تھے ہمارے پولیس والوں پر، ہمارے اوپر، اُس سے اندازہ ہوتا تھا کہ صرف تھوڑی دیر کے لئے imagine کر لیں کہ اگر خدا نخواستہ hit ہوتا تھا کسی کے سر پر۔ اُس پر کوئی معركہ، کوئی پولیس والا، کوئی ایم پی اے زخمی ہوتا تھا یا خدا نخواستہ اُس سے بہت بڑا نقصان ہوتا تھا۔ تو اُس کے result یا repercussion کیا ہوتا تھا۔ اس لئے میری گزارش ہمیشہ سے یہ رہی ہے کہ ہمیں عوام جب elect کر کے یہاں بھجتے ہیں تو بس یہ فورم ہے۔ یہاں سے آپ کی آواز ہوتی ہے۔ اور میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو اس لئے بھی ہمیشہ سے سراہتا ہوں کہ یا! آپ نے اپنی آواز ایک بہت موثر انداز سے آپ نے یہیں سے اپنی آواز پہنچائی ہے اپنے لوگوں کو مطمئن کیا ہے۔ لیکن جو رؤیہ جو طریقہ کار آپ نے اپنایا ہے جو حکمت عملی آپ نے اپنائی ہے یہ غیر پارلیمانی اور غیر سیاسی ہے۔ یہ کسی حوالے سے قبل appreciation نہیں ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ کوئی بھی ذی شعور شخص یہ مجھے بتا دے کہ MPA's elected آ کے اسمبلی کو تالے لگادیں۔ اور یہاں ان کے گملے توڑیں ان کے شیشے توڑیں اور نازیبا الفاظ استعمال کریں۔ یہاں معین سیکورٹی الہکاروں کو گالم گلوچ کریں اور غیر اخلاقی الفاظ استعمال کریں یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کہاں کی جمہوریت ہے کس نے اس پارلیمان نے ہمیں بھیجا ہے کہ میں اپنے دوستوں سے یہ کہوں گا کہ ٹھیک ہے کہ آپ نے نعرے لگائے ہیں بھی نعرے جب چھوٹا ہوتا تھا ک ”لاٹھی، گولی کا زکی سر کا نہیں چلے گی، نہیں چلے گی“، یہ ضیاء الحق کے دور میں لاٹھی گولی چلتی تھی۔ میں بھی کہوں گا ہمارے یہاں بیٹھے ہوئے ہماری ٹریزیری پیپرز پر بیٹھے ہوئے ہم سب کہتے ہیں ”کہ لاٹھی گولی کی سر کا نہیں چلے گی“، خود کہتے ہیں بھی کون کہتا ہے کہ لاٹھی گولی کی سر کار چلے گی۔ کون سی لاٹھی چلی ہے۔ میں appreciate کرتا ہوں اپنے پولیس والوں کو کتنی insulting الفاظ کے بعد بھی انہوں نے کوئی لاٹھی نہیں چلائی۔ اُن کو گالم گلوچ بھی ہوا اُن کو کہا گیا کہ سڑکوں پر آپ کو دوڑا میں گے۔ لیکن انہوں نے تو کوئی لاٹھی

نہیں چلائی گولی کہاں چلی ہے؟ اگر میں یہ کہوں تھوڑا ہنگامہ آ رائی اور تالہ بندی کی سیاست نہیں چلے گی نہیں چلے گی تو یہ تو درست بات ہے۔ اگر یہ میں کہوں گا بھئی غنڈہ گردی اور بدمعاشی کی سیاست نہیں چلے گی نہیں چلے گی یہ صحیح بات ہے۔ لاثھی اور گولی کی سرکار ہے، نہیں ہمارے پاس۔ اللہ نہ کرے جس دن ہم اُس طرح کی حکومت یہاں آئی سب سے پہلے ہم استینڈ لیں گے۔ کہ لاثھی اور لاثھی والی نہیں۔ یہ جمہوری process ہے، جمہوری عمل ہے، جمہوری معاشرے میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میری گزارش ہے مجھے آج کا فکر نہیں ہے 18 جون گزر گیا جو گزر گیا بس گزر گیا مجھے تو فکر ہے آنے والے دنوں کی کوہ کہتے ہیں کہ driving-way، ہم نے تو راستہ ہموار کر لیا اگلا attempt کیا ہو گا؟ یہ سب سے برقی بات ہے جناب اپسیکر۔ جب ہم یہاں آتے ہیں۔ اس premises میں آتے ہیں ہمیں جب کہا جاتا ہے آپ کی سیکورٹی کے حوالے سے کہ آپ اپنی سیکورٹی گارڈ کو نیچے اُتاریں۔ توجہ ہم یہاں پر enter ہوتے ہیں ہم آپ کے سیکورٹی میں ہوتے ہیں لیکن انہوں نے آپ کا خیال نہیں کیا آپ کے Chair کا خیال نہیں کیا آپ کے سیکرٹریٹ کا خیال نہیں کیا اور جو طریقہ جو روئیہ اپنایا گیا وہ روئیہ یقیناً کسی سیاسی، معاشرے میں کسی پارلیمنٹ میں وہ قابل قبول نہیں ہوتا ہے یہ ان کے روئیہ سے اُس دن، میں یہ دیکھ رہا تھا کہ جلوفاً کہتا ہوں کہ ہم سلام کریں انہیں بھائیوں کو لیکن وہ rude روئیہ، وہ جیسے انتقامی، مہم جوہانہ، ہم جوہی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جو نبی ہم یہ دیکھتے ہیں گالیاں۔ مُردہ بادیا فلاں۔ بھئی یہ کیا مسئلہ ہے اتنا۔ ہماری تو یہ روایت اور کلچر ری ہے یہاں پر مثالیں دی جاتی ہیں۔ کہ اس بلوجستان اسمبلی میں اور اس واحد اسمبلی میں یہ لفظی جنگ بہت کرتے ہیں۔ لیکن باہر جب جاتے ہیں کوئی پتہ ہتی نہیں چلتا ہے کہ وہ آپ میں اُسی طرح شیر و شکر ہیں۔ لیکن وہاں پر اُس دن کوئی ایسا لگ رہا تھا کہ ایک محاذ پر اندھیں فوج ہے دوسرے محاذ پر پاکستانی فوج ہے۔ فلسطین میں اگر آپ دیکھ لیں اسی طرح کا وہ نہیں تھا جتنا لوگوں کو اپنے ورکروں کو provoke کیا گیا تھا ہمارے خلاف کہ خدا نخواستہ پتہ نہیں کیا ہوا۔ لیکن آج میں پوچھنا چاہتا ہوں being a گر میں ان کا ورکر ہوتا میں اللہ تعالیٰ کو حافظ و ناظر جان کر رہا کہ سیاست میں لوگ achievements کے لئے کرتے ہیں آپ کی کیا achievements رہی ہیں آپ کی کیا حاصلات رہی ہیں آپ بھی سیاست سے آپ نے گھائٹ کا سودا کیا ہے یا کیا آپ نے کچھ حاصل کیا ہے۔ میں حلف دیتا ہوں وہ سارے ذی شعور اشخاص کو صحافی برادری کو میں حلف دیتا ہوں کہ کیا یہ ایک وہ روئیہ سیاسی تھا، جمہوری تھا، اخلاقی تھا کیا تھا؟ اُس سے انسان کو gain loose کرتا ہے یا loose کرتا ہے۔ آپ نے کوئی حاصلات نہیں کیئے ہیں۔ آپ کی حاصلات یہاں پر ہوتے۔ یہ معتبر ہاؤس ہے یہ مقدس ہاؤس ہے یہاں پر آپ اپنی

گزارشات عوام کے سامنے رکھتے کوئی غلطی ہوئی ہے غلطی ہو سکتی ہے کمزوری ہو سکتی ہے۔ لیکن کیا شروع ہی دن سے ہم نے اپوزیشن نے اور پھر میں جو ہے ایک جنگ کی فضاء قائم کرلوں کہ میں اپوزیشن میں ہوں۔ میں ایک نفرت کی فضاء قائم کرلوں کہ میں اپوزیشن میں ہوں اقتدار والوں کے ساتھ میر انہیں چلتا۔ کیا خوب ہوتا یا پندرہ بیس دن پہلے جو ہے ایک مہینہ پہلے جو ہے pre-budget اجلاس بلانے سے پہلے جو ہے وزیر اعلیٰ سے request کر لیتے کہ بھی ہم آپ سے مناچا ہتے ہیں۔ کیا یہ پارلیمنٹی، اس میں وہ بھی ہوتا، وہ ہمارے کیا وہ یہاں پر ہم بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کے دشمن ہیں خدا نخواستہ۔ یہ ہو سکتا تھا۔ کہ ہم آ کے کہیں کہ بھی ہم حکومت کے ساتھ ہیں ہم حکومت کو promote کریں گے غلط کاموں پر ان کو روکیں گے اُن پر تنقید کریں گے سب کچھ کریں گے۔ لیکن جو اچھے کام کریں گے آپ کے consultation سے کریں گے ہماری تجاویز بھی شامل کریں یہ ممکن تھا کہ اُن کی تجاویز شامل ہوتے اُن کے کچھ اسکیمات اگر ہوتے بھی وہ شامل ہوتے۔ لیکن افسوس کے ساتھ ہمیں کہنا پڑ رہا ہے کہ جو image ہمارا تھا۔ جو ایک لیول بلوچستان میں تھا، روایات، تمدن، تہذیب، پلچر، ثقافت یہ ساری چیزیں تھیں۔ وہ پاماں ہوئیں۔ جو گراف ہمارا تھا جو ایک identity تھی ہماری جو ایک شناخت تھی ہماری وہ کمزور ہو گئی۔ کہیں یا یہاں پر اس طرح نہیں ہے۔ یہ لوگ اس طرح نہیں ہیں۔ بلوچستان کے بارے میں جو ساتھا وہ ساتھا وہ اسی طرح تھا۔ اس لئے مجھے، میں افسوس کے سوا کچھ نہیں کہوں گا۔ آج بھی جس دن ہم نے بجٹ پیش کیا تھا میں نے کہا کہ اپوزیشن کو یہاں پر ہونا چاہئے۔ یہ اپوزیشن ہماری خوبصورتی ہے اس ہاؤس کی خوبصورتی ہے لیکن جمہوری پارلیمنٹی طریقے سے اگر ہم آگے جائیں تو یہم سب کے لئے بہتر ہوگا بلوچستان کی ترقی کے لئے بہتر ہوگا۔ میں یقیناً آج یہ کہوں گا ہمارے ساتھیوں نے۔ بجٹ کے بارے میں اب میں آتا ہوں۔ ساتھیوں نے بہت سارے figures جس دن سے ظہور بلدیدی صاحب پیش کر رہے ہیں ہم سارے وہ اُسی کو repeat کر رہے ہیں۔ میں دوسرے زاویے سے آپ کے سامنے اس بجٹ کو رکھتا ہوں۔ 2020ء میں پاکستانی حکومت نے اقوام متحده میں sustainable development goals کو achieve کرنے کے دستخط کیئے ہوئے ہیں کہ 2030ء تک ہم یہ حاصل کریں گے۔ اس میں نمبر ایک جو goals ہیں۔ اور ان کے تقریباً جو targets ہیں 169 یہیں اور اُس میں indicators جو دیئے ہیں وہ دو سو ڈھانی سو سے above ہیں۔ sustainable development goals کو حاصل کرنے کے لئے ہم voluntarilly خود جا کے دستخط کیئے ہیں۔ کہ ہم 2030ء تک یہ حاصلات کریں گے، یہ اہداف ہم وصول کریں گے۔ اُس میں پہلی جو ہے

no-poverty ہے، دوسرا اس میں good health ہے، چوتھا اس میں zero-hunger ہے۔ تیسرا اس میں gender-equality ہے۔ پانچوں اس میں gender-equality ہے۔ چھٹا اس میں جو ہے مطلب یہ لوگوں گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے جس میں clean water and sanitation ہے۔ پانچواں اس میں جو ہے اور یہ ساری چیزیں ہیں۔ سولہویں میں آ کر جو آپ کی peace, affordable energy ہے اور یہ ممکن ہے اس کو justice and strong institutions کو دیکھتا ہوں جناب اپنے! اس بجٹ کو اُس دن سے جب میں موازنہ کر رہا ہوں کہ آیا اسکو اس سے نتھی کر کے لے گیا ہے یا نہیں ہے۔ تو میں جس شق کو دیکھتا ہوں ساتھی پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں، وہ sustainable developments goals کی جانب ایک قدم ہے جو ہماری حکومت نے فصلہ کیا کہ 2030ء تک ہم یہ حاصلات کریں گے۔ یہ goals achieve کریں گے۔ آپ یہاں پر دیکھ لیں کسی بھی شعبے کو دیکھو، ہمیتھے کے حوالے سے دیکھ لیں۔ میں تو اپوزیشن بھائیوں کو کہوں گا، کہتے ہیں تینتیس BHUs بن رہے ہیں۔ تینتیس BHUs کو اپ گریڈیشن کیا جا رہا ہے۔ تینتیس BHUs کا کیا مطلب ہے سارے مری آباد میں ہیں سارے کوئی میں سارے ایک ڈسٹرکٹ میں تینتیس ڈسٹرکٹس میں بننے چاہیے۔ اگر all footstall بننے جا رہے 64 یا 66 تو وہ کسی ایک ڈسٹرکٹ میں بننے نہیں جا رہے ہیں۔ وہ footstall بننے جا رہے ہیں ہر ڈسٹرکٹ میں۔ میرے اپوزیشن کے بھائی گواہ ہیں۔ میں اس فلور پر جھوٹ انشاء اللہ نہیں بولوں گا۔ وہ گواہ ہیں کہ میں نے خود انکو بتا دیا کہ آپ کے ڈسٹرکٹ میں اس جگہ پہ، جگہ کا بھی میں نے تعین کیا کہ footstall آپ کے لئے رکھا گیا ہے۔ تو اپوزیشن کے حوالے سے آپ کے سامنے ہے، 22 نیو گرلز کالج بننے جا رہے ہیں۔ ہمارے یونیورسٹی میں 1.50 بلین سے 2.50 بلین جو increase کیا گیا ہے اور اسی طرح لوگوں گورنمنٹ میں سارے میں پر نہیں جاؤں گا۔ figures تو سب کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ آپ کے سامنے بھی women empowerment کے حوالے سے خواتین کی معاشری مشکلات کے حوالے سے ہم نے پیسے رکھے ہوئے ہیں۔ یوتحہ کے لئے ہم نے پیسے رکھے ہوئے ہیں۔ poverty کے حوالے سے انشاء اللہ و تعالیٰ جس طرح میں کہتا ہوں کہ اس میں آپ کو حاصلات ہو رہی ہیں۔ اور ہو گا بھی انشاء اللہ و تعالیٰ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ بجٹ موزوں بجٹ اس حوالے سے ہے کہ ہم SDGs کے مقاصد کو منظور رکھتے ہوئے ہم آگے

بڑھے ہیں۔ اور یہ سارے اُن کے targets اور انکے indicator کو join کر رہا ہے اور اسی کے حوالے سے میں اس کو ایک مؤثر بجٹ کہوں گا اور ساتھ ہی ساتھ مبارکباد۔ آگے ڈیٹیل اس لئے کہوں گا کہ ہم سب ہیں، مبارکباد اس لئے دوں گا وزیر اعلیٰ صاحب اور اُنکی ٹیم کو، ظہور بلیدی اور اُنکی ٹیم کو۔ پی اینڈ ڈی میں جو سیکرٹری ہیں حافظ صاحب جو ہیں اور اُنکی ٹیم کو۔ یقیناً انہوں نے بہت زیادہ جو ہے محنت کی۔ پسندخان صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے شب و روز محنت کی ہے۔ کبھی کہیں پر ہمارا گلہ رہا ہے کہ ہمیں سیکریٹری صاحب نہیں ملے ہیں؟۔ لیکن آپ باور کر لیں کہ جہاں سے ہمیں پتہ چلا ہے کہ بھی وہ بجٹ بنانے میں مصروف ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے یہ پہلا بجٹ اس لئے بھی موزوں بجٹ ہے کہ جناب اسپیکر! پہلے جب بجٹ پاس ہوتا تھا، بجٹ کے بعد کام شروع ہوتا تھا۔ پی سی و ان بناؤ، ڈی ایس سی کرو، concept paper بناؤ۔ اور پی ڈی ڈیلوپی کرو۔ لیکن اب بفضلِ خداوند یہ بجٹ اس لئے موزوں بجٹ ہے کہ یہ سارے مرحلے کر کے گیا ہوا ہے۔ اب آنے والے اس بجٹ کو پاس کرنے کے بعد فوری طور پر جولائی سے ٹینڈر کرنا شروع ہو جائے۔ اور جہاں پر بھی جس جگہ پر بھی ہے میں نے سب سے کہا ہے کہ کہیں پر خالق ہزارہ کا نام نہیں لکھا ہے۔ کہیں پر سردار عبدالرحمن کھیتان کا نام نہیں لکھا ہے کہ اُنکی اسکیم ہے۔ اسکیمات جو آئے ہیں through-proper-channel اور سب کی مشکلات کو SDGs کے goals کو منظر کر ترتیب دیا گیا ہے۔ اس لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کا اسپیکر صاحب اور اس امید کے ساتھ آئندہ انشاء اللہ و تعالیٰ آپ کی اسی طرح سرپرستی رہے گی اس ہاؤس کے اوپر اور سب کے اوپر۔ Thank you very much.

جناب اسپیکر: جی شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب۔ آپ نے بجٹ پر اور جو situation ہوئی ہے بلوچستان اسمبلی میں، اُس پر آپ نے اپنی رائے دی۔ اور بہت اچھی باتیں بھی کیں۔ اگر ممبر ان مناسب سمجھیں تو واقعی یہ بہت افسوسناک واقعہ ہوا، کسی کو کوئی حق نہیں بتتا ہے کہ وہ کسی کو روکے اور اسمبلی کو تالا لگا کر اور گورنمنٹ کو روکے کہ وہ بجٹ پیش نہیں کرے۔ بالکل بہت بُرا ہوا، بہت جو کچھ ہوا اور باقی ہم نے اس Chair پر بیٹھ کر ہم نے اس کی مذمت بھی کی ہے۔ اگر ممبر ان سمجھتے ہیں اُس دن کے حوالے سے In Camera Briefing بھی اگر وہ مانگتے ہیں کہ جو کچھ ہوا ہے، ساری footages بھی موجود ہیں، جو کچھ کسی کی کمزوری ہے، یا کسی کی کمزوری نہیں ہے، وہ تو پورٹ آفی ہے۔ ہم نے گورنمنٹ کو ہی لکھ کر دیا ہے کہ آپ اس کی انکوائری کریں، اس میں کہاں کمی تھی، کس کی کمی ہے، کس نے اس میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی، اسمبلی کا ہے، سیکورٹی کے ہمارے

جتنے ادارے ہیں ان کا ہے، جس کا ہے وہ سامنے آجائے گا۔ اگر پھر بھی آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگ بارہا یہاں پر ذکر بھی کرتے ہیں، اگر چاہتے ہیں تو ہم آپ کو briefing بھی دیتے ہیں In Camera Briefing چاہتے ہیں تو وہ بھی ہم arrange کریں گے۔ یہ مشورہ کر کے ہمیں بتا دیں تاکہ ہم اس پر وہ کریں۔ جی ضیاء صاحب۔ گہر ام آپ نے کیا وہ۔

میرضیاء اللہ لانگو (وزیر حکومتہ داخلہ و قائمی امور و جیل خانہ جات و پیڈی ایم اے) : جناب اسپیکر صاحب جو بات آپ نے کی ہے اسمبلی کے حوالے سے تاریخ میں ایسا کچھ نہیں ہوا ہے، اس کے لیے اگر آپ یہ briefing رکھ لیں تاکہ سامنے سب کچھ آجائے جس کی کمزوری ہے اُس کی نشاندہی کی جائے تو بہتر ہے میرے خیال سے۔ جناب اسپیکر : ہاؤس اس پر agree ہے؟ جی سکرٹری صاحب! آپ Briefing رکھیں تاکہ وہاں پر چیزیں سامنے آجائیں جو بھی ہوئی تھیں۔ کب رکھیں 26، آخری۔ ہاں! بجٹ پاس ہونے کے بعد۔ بجٹ کے فوراً بعد رکھ لیں ناں پھر وہ لوگ آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اُسی دن آپ شام کو کردیں بجٹ کے فوراً بعد۔ پاس ہو کر۔ جی شکریہ۔ Thank you۔ جی نوابزادہ گہر ام بگٹی صاحب۔

نوبزادہ گہر ام بگٹی (مشیر برائے مکمل بلڈیات) : بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے جو 18 تاریخ کو واقعہ ہوا تھا۔ پہلے بھی ساتھیوں نے condemn کیا تھا، میں نے خود بھی کیا۔ اور بہت جگہ میرے سے لوگوں نے پوچھا کہ جی یہ کیوں ہوا؟ کیونکہ یہ پہلی دفعہ بلوچستان میں واقعہ ہوا جو ہمارے colleagues ہمارے اپنے ساتھی اپوزیشن اور ان کے workers نے جو پھراؤ کیا، بتلیں ماریں، لیکن پھر میں بھی مجبور ہو گیا سوچنے پر کہ حقیقت میں ہوا کیا۔ تو پھر مجھے سمجھ آیا کہ حکومت کی چند غلطیاں ہیں وہ بیان کر دیتا ہوں، ہو سکتا ہے اُس میں جام صاحب کی وجہ سے، ظہور بلیدی صاحب کی وجہ سے ہو، باقی منشروں کی وجہ سے ہو۔ تو چند غلطیوں کو میں بیان کرتا ہوں کہ ان کی غلطی یہ ہے کہ انہوں نے پچھلے تین سالوں میں سے اڑھائی ہزار کلومیٹر سے زیادہ روڈ بنوائے بلوچستان میں، ہر ڈسٹرکٹ میں بنوائے۔ 33 Sports Complex بنوائے، ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں Sports Complex بنائے، Digital libraries بنائے، ہر ڈسٹرکٹ کو ہو گئے۔ بارڈر کے اوپر 13 کمرشل مارکیٹس کھولیں، کیونکہ fencing کی وجہ سے بہت سے لوگ یہ زگار ہو گئے تھے۔ اُس کے علاوہ کیا کیا کہ farmers کے لیے سارے پانچ سو ٹکٹریز، جو پہلے farmers سو ڈکٹریز لیتے تھے اپنی زمین آباد کرنے کے لیے وہ جام صاحب کی مہربانی سے حکومت کی مہربانی سے 50% کو subsidy پر دیئے گئے۔ سو ڈکٹریز میں 50% کم قیمت پر دیئے گئے۔ یہ ان کی غلطی ہے یا

پھر education میں ساڑھے آٹھ ہزار بھرتیاں کیس یا ان کی غلطی ہے اڑھائی سو نئے پرائزمری اسکول کھولے، صرف ڈیرہ بگٹی میں نہیں کھولے، کوئی میں نہیں کھولے میرے خیال میں ہر ڈسٹرکٹ میں کھولے، چاہے وہ حکومت کا ہو، چاہے یا اپوزیشن کا ہو جام صاحب کا ایک ہی نظریہ ہے کہ بلوچستان میں ہر بچے کو facilities کی Education and Health Law & Order Levies میں تقریباً نو ہزار لوگ بھرتی کیے۔ بیروزگاری کم کرنے کے لیے، اس کی وجہ سے بہت کمی آئی بلوچستان میں۔ اور سو شل ویلفیر میں 1500 سے زیادہ مریضوں کا علاج کرانا، اگر میں غلطی ہے، اس کی وجہ سے حکومت کے اوپر اس دن پتھر اور کیا گیا، اسمبلی کے شیشے توڑے گئے تو میرے خیال میں یہ غلطی ہم مزید کرتے جائیں گے۔ اور مجھے یہ بات سمجھنہیں آتی ہے کہ اپوزیشن جو بول رہی ہے ”کہ جی آنے والا بجٹ جو پیش کیا گیا ہے وہ عوام دشمن بجٹ ہے“، اُن سے سوال کرتا ہوں جی کس طریقے سے عوام دشمن بجٹ ہے؟۔ چند چیزیں بیان کر دیتا ہوں۔ 200 پرائزمری اسکول upgrade ہو رہے ہیں، ڈیل اسکول سے، یہ عوامی دشمنی ہے؟۔ یا یہ عوامی دشمنی ہے کہ ڈیل ہوا سو اسکول سے زیادہ ڈیل اسکول سے ہائی اسکول میں upgradation ہو رہی ہے؟۔ اور یاد رہے یہ ایک ڈسٹرکٹ میں نہیں بلوچستان کے ہر ڈسٹرکٹ میں ہیں۔ آپ Budget Book اٹھا کر دیکھیں ہر page کے اندر حکومت، ہر page کے اندر اپوزیشن کے ڈسٹرکٹ ڈلے ہوئے ہیں۔ یہ پہلے کبھی اتحاد (تاریخ) میں نہیں ہوا بلوچستان حکومت میں پہلے جو بھی حکومت میں آتے تھے صرف اُن کے اسکول بنتے تھے، اپوزیشن والے رہ جاتے تھے۔ یا آپ یہ سوچیں کہ دوسوسمیں ہیں، بلیڈی صاحب کا، جام کا نظریہ کیا ہے، ہر گز ہائی اسکول میں بس ہونا چاہیے۔ ہماری بچیاں پیدل چل کر جاتی ہیں، نہیں ہونا چاہیے، وہ promote کرنے کے لیے بسیں والے رہے ہیں آنے والے بجٹ میں۔ یا وہ یہ چاہتے ہیں، یہ سب سے بڑی غلطی ہے اسپیکر صاحب کہ بلوچستان میں چاہے بلوچ ہو، پٹھان ہو، سیپلر ہو، جو بلوچستان میں رہنے والا ہو، اُس کو free medical card ملے گا۔ سب سے بڑی غلطی یہ ہے، یا آپ لوگ نہیں کریں۔ آپ مجھے بتائیں کہ اور کیا demand ہے اپوزیشن کی؟۔ یہ Health Card میں اپوزیشن کے سارے لوگ ہوں گے، حکومتی سارے لوگ ہوں گے۔ اس کے اندر کوئی differentiate نہیں کیا گیا۔ لیکن جس طریقے سے یہ بجٹ، پہلے صرف بولتے تھے دوسارب کا آرہا ہے، تین سوارب کا، اس ثامن جام صاحب کی مہربانی سے، Finance Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اُن کی اور انکی پوری ٹیم کی مہربانی سے ساڑھے پانچ سوارب کا بجٹ آیا ہے۔ اور پچھلے سال سے deficiency اس سال کم ہے۔ یہ حکومت کی

کامیابی ہے، یہ خوف کی وجہ سے 18 تاریخ کو وہ واقعہ ہوا۔ کہ ہم واپس جا کر اپنے علاقوں میں کیا جواب دیں گے۔ یہاں Health Card تو سب کوں رہے ہیں۔ اسکول کے اندر سارے بچے جا رہے ہیں، solar tubewells تقریباً جو boarder areas ہیں وہاں بن رہے ہیں۔ یہ جا کر اپنے area میں کیا بولیں گے کہ جی ہم کیا لے کر آئے ہیں۔ لیکن ہم پھر بھی ہمارے colleagues ہیں، ہمارے بھائی ہیں، قائد ایوان نے ہمیشہ بولا ہے جی کہ آپ ان کو دعوت دیں۔ اُس دن بھی میں نے بولا کہ جی ہم بلوچستان میں پھول لگانے آئے ہیں۔ پھول توڑنے نہیں آئے ہیں۔ لیکن میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جام صاحب کو، اُنکی پوری ٹیم کو، بلیدی صاحب کو اُنکی پوری ٹیم کو، انہوں نے دن رات محنت کر کے عوام دوست بجٹ بنایا۔ یہ حلقہ بات بولتا ہوں جب بھی ہم جاتے تھے وزیر اعلیٰ ہاؤس، بجٹ سے بیس دن پہلے، ایک مہینہ پہلے، ہمیشہ وہاں سیکرٹری گوم رہے ہوتے تھے، دوسرے لوگوں سے ہم ان سے پوچھتے تھے، جی جام صاحب کیا کر رہے ہیں؟۔ بولے جی پوری ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر وہ بجٹ کے اوپر working کر رہے ہیں، صحیح بجٹ نک بیٹھتے تھے۔ کس وجہ سے؟ بلوچستان کا علاقہ بہت بڑا ہے، صرف اپنے area کے لئے بیلہ کیلئے لبسیلے کیلئے گوارڈ کیلئے نہیں پورے بلوچستان کیلئے وہ کر رہا ہے۔ اب نصیر آباد کے اندر Medical College بن رہا ہے جام صاحب کا تو کوئی ادھر نہیں ہے۔ وہ تو وہ وہاں نصیر آباد کے رہنے والوں کا فائدہ کریں گے۔ تو اس لئے زیادہ وقت نہیں لوزگا سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جی۔ بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ نوابزادہ گہرام بھٹی صاحب۔ جناب میر سلیم کھوسہ صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مکملہ مال): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں جو 18 کا جو واقعہ ہے اُس پر تھوڑا سا بولنا چاہوں گا۔ باقی دوستوں نے بہت تفصیل سے بتیں کی ہیں۔ بلوچستان نے جو وہ دن دیکھا میں سمجھتا ہوں کہ کسی شخص نے ایسا سوچا ہوگا، نہ کبھی اس طرح سوچ رکھتے ہونے کے اس طرح بلوچستان میں بھی ہو سکتا ہے۔ بلوچستان روایتوں کا آمین رہا ہے، یہاں روایتوں پر ہمیشہ فخر رہا ہے اس صوبے کو، دوسرے صوبوں میں اس ملک نے ہمیشہ بلوچستان کی مثال دی ہے کہ یہ صوبہ روایتوں کا آمین ہے، یہاں ایک دوسرے کی عزت کی جاتی ہے۔ لیکن اُس دن کا جو ہم نے اپنی آنکھوں سے تماشہ دیکھا آپ یقین کریں جناب اسپیکر صاحب! میں as a MPA اس معزز ایوان کا member ہوتے ہوئے بے انہا شرمندگی محسوس کر رہا ہوں، جو کچھ ہوا۔ کیونکہ کبھی ہم نے سوچا بھی نہیں تھا اور دوایسے قداً و Parties کی طرف سے جو یہ سب کچھ ہوا، ایک جو دین کی بات کرتا ہے، دوسرًا جو قوم پرست ہے۔ جو قوم پرستی کیلئے ہمیشہ لڑتے رہے، اپنی

روایتوں کیلئے لڑتے رہے، اُنکے ممبران نے اس اسمبلی کے اندر، اس شہر کے اندر ایک تماشہ سا بنا رکھا۔ یہ نہ بھولنے والے واقعات ہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ 18 تاریخ گزر گیا۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں وہ آپ کو لکھ کے دیا ہے بجائے اس چیز میں آنے سے۔

وزیر مکمل: میں گزارش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: پھر میں ساری چیزیں یہاں پر بولوں گا پھر اچھا نہیں لگے گا۔

وزیر مکمل: نہیں نہیں، میں گزارش کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں ان چیزوں کے بارے میں آپ اسپیکر کو House میں نہیں پوچھتے۔

وزیر مکمل: نہیں نہیں میں آپ پر ذمہ داری۔

جناب اسپیکر: ذمہ داری بھی ہے کہ آپ تا لے کھولیں۔

وزیر مکمل: دیکھیں جناب اسپیکر! اگر آپ میری بات سن لیں گے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں سلیم صاحب! میں بہت سن چکا ہوں۔

وزیر مکمل: اگر آپ میری بات سن لیں گے۔

جناب اسپیکر: بہت سن چکا ہوں اس چیز کو آپ تا لے کھول لیتے security آپ کی ہے سب کچھ آپ کا

ہے ایک ہزار پولیس والے بیٹھے ہیں، 200 بندے آتے ہیں مت کریں نا۔

وزیر مکمل: میری بات آپ پوری سنیں۔

جناب اسپیکر: آپ کو جب Camera briefing in دے رہے ہیں تو پھر آپ ان چیزوں پر۔

ہاں غلط ہوا ہے ہم اُس کی نہ مت کرتے ہیں ساری چیزیں ہوئی ہیں۔

وزیر مکمل: میری پوری گزارش تو سنئیں نا۔ میں نے تو یہ تو نہیں کہا کہ خدا نہ خاستہ کوئی غلط۔

جناب اسپیکر: نہیں ذمہ داری میری کیا بنتی ہے؟۔ میرے چار ملازم اگر کچھ کریں گے؟

وزیر مکمل: نہیں، آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کا investigation ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: وہ investigation ہم نے، دیکھی اُس دن۔

وزیر مکمل: دیکھیں۔

جناب اسپیکر: سلیم صاحب! سلیم صاحب! آپ بہت محترم اور senior ہمارے politician ہیں

یہاں پر یہ میرے خیال دوسری اتیسی دفعہ آپ کا ہے۔ ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔ ہم نے جب الزام بھی اسمبلی کے اوپر تھا، پھر بھی ہم نے آپ گورنمنٹ کو لکھ کے دیا کہ آپ اسکو thoroughly study کریں اور ان چیزوں کو دیکھیں۔ کون اس میں involve ہیں؟۔ جب آپ کو لکھ کر دیا ہے، آپ ایکی inquiry- GO آپ کا ہے سب کچھ آپ کا ہے۔

وزیر مکملہ مال: نہیں اگر آپ گزارش سن لیں آپ ہمارے لئے محترم ہیں میں ایک بات کرنے جا رہا ہوں جو تاریخ کا حصہ بنے گا میں اس حوالے سے کہہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ اس چیز پر کریں بالکل۔

وزیر مکملہ مال: میں اس حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ آپ پر بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ جی جو کچھ بھی ہوا اس کو آپ نے بھی دیکھنا ہے اپنے level پر۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر مکملہ مال: تو میں یہ کہہ رہا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ خدا نہ خواستہ پھر وہ جو کچھ بھی ہوا اس میں آپ کی کوئی کمزوری تھی۔ ہم یہ بات نہیں کر رہے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! ایک چیز مجھے بہت افسوس ہے۔ دیکھیں ایک چیز میرے ساتھ، تمام ممبران سے، آپ نے کبھی بھی appreciate نہیں کیا کہ جو steps ہم نے اٹھائے ہیں، کیا آپ نے کوئی step گورنمنٹ نے اٹھایا ہے؟۔ ہم نے اسمبلی میں جو کیمرے میں نظر آئے جتنے ملازم تھے انکو ہم نے معطل کیا۔

وزیر مکملہ مال: بالکل معطل کیا۔ ہم appreciate کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ہم نے آپ کو free hand دیا کہ آپ اس کی inquiry کریں، کسی نے یہاں پر ذکر کیا؟۔ ہم ان چیزوں پر بھی نہیں جاتے ہیں۔ ہم نے اس Chair پر بیٹھ کے ہمارا بنا ہے کہ ہم اپوزیشن گورنمنٹ کو ساتھ چلانیں۔ لیکن اپوزیشن نے جو غلط کیا ہم نے اس کو کہا کہ آپ نے اسمبلی میں جو ہمارے ممبرز ہیں، معززین ہیں ہمارے، ہماری جو گورنمنٹ کے benches کے لوگ ہیں انکو آپ اسمبلی میں کس قانون کے تحت روک رہے ہو؟۔ یہ ساری چیزیں ہم نے کرنے کے بعد بھی آپ ایک بندے کو بولیں کہ انہوں نے، آپ اس چیز کو ذکر کیا؟۔

وزیر مکملہ مال: ہم آپ کو appreciate کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ نے throughout ہاں! پہلا دن۔ دیکھیں! وہ گورنمنٹ کے against

روڈوں پر تھے۔ اسمبلی کے سامنے تھے۔ مذکرات کرنا چاہیے نہیں کرنا چاہیے گورنمنٹ کی ثوابدیدی ہے۔ جام صاحب کی ثوابدیدی ہے۔ fund کسی بھی صوبے میں اپوزیشن کو نہیں ملے، جام صاحب دیتا ہے اُس کی مہربانی، نہیں دیتا ہے کوئی اُس پر نہیں کہتا ہے کہ اُس نے غلط کیا۔ اپوزیشن اور گورنمنٹ دونوں fund لے لیں تو پھر اپوزیشن، گورنمنٹ کا وہ نہیں بتا ہے۔ بہر حال جو چیزیں آپ کے سامنے ہیں، بالکل اس میں کوئی بھی involve ہے اُس کے اوپر کارروائی ہونی چاہیے۔ even یہ آپ نے یہ کہا کہ یہ ملازمین ۔۔۔

وزیر مکمل: میں وہی گزارش کروں گا کہ جناب اسپیکر صاحب! میں نے خدا نہ خواستہ آپ کی طرف کوئی انگلی اٹھا کر، یہ تو نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس سب میں آپ ذمدار ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں جو step دیا گیا ہے کم از کم اُنکو تو آپ لوگ وہ کریں۔

وزیر مکمل: آپ step اٹھا رہے ہیں آپ تو بہتر step اٹھا رہے ہو۔ وہی میں گزارش کرنے جا رہا ہوں۔ کیونکہ یہ تاریخ کا حصہ بنے گی یہ سب چیزیں۔ جس طرح ایک تاریخی یہاں پر طوفانی بد تیزی کی گئی روایتوں کو تباہ و بر باد کیا گیا سارے پاکستان نے دیکھا، پوری دُنیا نے دیکھا۔ ہر صوبہ ہم پر ہنسا۔ میں آپ کو appreciate کرتا ہوں خدا نہ خاستہ میں نے یہ نہیں۔ میں آپ سے اس لئے مخاطب ہو رہا تھا کہ آپ کی بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ جو کچھ ہوا، اُس کو آپ Phases wise, Stepwise ہے۔ اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ تاریخ کا جو ایک اس اسمبلی کے اوپر ایک وہبناگا ہے وہ آپ کے ہاتھوں سے صاف ہو۔ میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

وزیر مکمل: آپ کی طرف میں اس حوالے سے کہہ رہا تھا۔

جناب اسپیکر: نہیں، آپ کا House ہے۔ ہم سب نے مل کے اس چیز کو آگے بڑھانا ہے۔

وزیر مکمل: خدا نہ خاستہ میں نے یہ تو نہیں کیا کہ جی یہ ساری غلطی آپ کی طرف سے ہوئی ہے یا ہماری طرف سے ہوئی ہے یا اس طرح کی بات نہیں کی۔ لیکن یہ سب کچھ غلط ہوا جناب والا!

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر مکمل: جناب اسپیکر صاحب! اس طرح نہیں ہونا چاہیے، بلوچستان جیسے صوبے میں اور خواتین کے ساتھ بھی آپ نے دیکھا کہ گملے پھینکنے لگئے۔ لوگ یہاں ہزاروں، سو قل کرتے ہیں، خواتین کا ایک دوپٹہ بیج میں آ جاتا ہے تو وہ رُک جاتے ہیں، یہ وہ صوبہ ہے۔ اور آج ہم نے دیکھا کہ انہیں لوگوں نے خواتین کے ساتھ

کیا زیادتی کی ہے۔ بہر حال یہ تو ایک تاریخ کا حصہ ہے میری یہی گزارش ہے کہ اس پر proper investigation ہونا چاہیے۔ اور میں آج بھی، دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن میں، ضیاء صاحب، اپنا عارف حسنی صاحب ہم اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کے پاس گئے۔ اُن سے جا کر گزارش کیا کہ یہ مناسب نہیں ہے، آپ لوگ کیوں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں یہ غیر مناسب روایہ ہے۔ یہاں سے آپ لوگ تکمیل میں آئیں جو بھی بات کرنی ہے اُس اسمبلی کے Floor پر آ کر اپنا جو بھی نقطہ ہے وہاں رکھیں۔ آپ کو، ہمیں، ہمارے لوگوں نے اس اسمبلی کیلئے منتخب کر کے بھیجا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے جو معاملات ہیں مسئلے ہیں اس forum پر رکھیں نہ کہ وہاں پر۔ بہر حال وہ انکا اپنا ایک نظریہ ہے۔ اور ہم نے تو گزارش کی ہم دوبارہ بھی جائیں گے، ہمارے بھائی ہیں بار بار جائیں گے senior دوست ہیں اُن گوگزارش کریں گے کہ آپ یہ روایہ اپنا پائیں، آپ لوگ آجائیں اسمبلی میں اور آج آ جاتے تو اچھا تھا اس بجٹ میں اپنا بھی وہ point of View رکھتے تو زیادہ بہتر تھا۔ جس طرح میرے دوست گہرام صاحب نے کہا میں بھی یہی بات کرنا چاہوں گا کہ جناب اسپیکر صاحب! اپوزیشن کے آپ کوئی بھی حلقة دیکھ لیں اس بجٹ میں نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ چاہیے اجتماعی طور پر آپ دیکھیں یا individually، آپ کو بہت سارے ایسے اسکیمات نظر آئیں گے، تقریباً ہمارے جو معزز ممبران ہیں، اُن کے علاقوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جو عوامی نوعیت کے کام تھے، سارے اس بجٹ میں شامل کئے گئے ہیں۔ لیکن نہ جانے کیوں انہوں نے یہ روایہ رکھا، سمجھ سے بالاتر ہے۔ غیر مناسب روایہ تھا بہر حال جناب والا! بجٹ کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گا ضرور۔ یہ تیرا بجٹ ہے ہمارا جس طرح دو بجٹ گزرے ایک تو بہترین، منظم، صحیح طریقے سے proper طریقے سے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہر حلقة کو نہ کہ ضلع بلکہ حلقة کو دیکھا گیا ہے۔ عوامی نوعیت کے بڑے بڑے projects رکھے گئے ہیں یہ جام کمال صاحب کا میں شکر گزار ہوں اُن کے پورے team کا، P&D کا، Finance کا، بلیدی صاحب نے اس میں بڑا کام کیا دنوں بلیدی صاحبان، اُنکے سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب! دن رات اُنکی کاؤنٹریوں سے ایک بہتر اور بہت ہی اچھا ایک بجٹ پیش کیا گیا، سارے علاقے cover کئے گئے۔ سارے sector cover کئے گئے تقریباً۔ میں اپنے حلقة کی بات کروں گا۔ آج سے پہلے روڈ تباہ تھے، ہمارے پاس بکال نہیں تھی۔ بہت سارے مسئلے مسئلے تھے، DHQ نہیں تھا ہمارے پاس، District Complex تھا جو ہماری ضروریات ہیں کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن اللہ کی مہربانی سے آج میرے حلقات میں یہ سب کچھ بن رہے ہیں۔ اگلے ایک آدھ سال میں مکمل ہو جائیں گے۔ ایک بہت بڑا روڈ کا project بن رہا ہے جو صبحت پورلو کشمکش کو connect کر گا اور

پھر پنجاب کے ساتھ ہم connect ہو جائیں گے اُس سے علاقے میں خوشحالی آئے گی نہ کہ صحبت پور، آپکے پورے نصیر آباد Division پرے صوبہ اس سے فائدہ اٹھایا گا آنے والے دنوں میں انشاللہ تعالیٰ۔ اس طرح کے کام ہور ہے ہیں اسی طرح اپوزیشن کے بھی بہت سارے حلقات ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ شاید میرے حلقات سے بھی زیادہ وہاں پر کام ہور ہے ہیں۔ یہ ان departments نے P&D ہو، جام کمال صاحب! نے بڑا ہی thoroughly انکو دیکھا ہے، بڑا ہی ان پر working کیا ہے۔ جہاں جتنی ضرورت رہی ہے عوامی نوعیت کی انہوں نے نہیں دیکھا کہ یہ اپوزیشن کے ہیں یا حکومت کے حلقات ہیں۔ انہوں نے عوامی نوعیت کے چیزوں کو دیکھا ہے۔ بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں تو کبھی کبھی جام کمال صاحب! سے گلہ کرتا ہوں کئی دفعہ میں نے گلہ کیا، جام کمال صاحب یا اپوزیشن کے حلقوں کو آپ نے زیادہ دیا میں آپ کا cabinet member ہوں لیکن میرے حلقات کو آپ نے کم دیا۔ پھر جب جام کمال صاحب! دلیل کے ساتھ، دلائل کے جب بات کرتے ہیں تو پھر ہم بھی خاموش ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان علاقوں کو ہمارے علاقوں سے زیادہ ضرورت رہی ہے، تو اس وجہ سے وہاں زیادہ سے زیادہ اپوزیشن کے حلقوں کو فنڈ زدیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے دوست روتنے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں دیا گیا ہمیں نظر انداز کیا گیا۔ پتہ نہیں کونسی وہ چیزیں ہیں جو انکو نظر انداز کیا گیا۔ آج شاید، کاش یہاں پر بیٹھے ہوتے تو یہ جو بات چیت کا ایک سلسلہ ہے وہ بہتر طریقے سے آگے جاتے۔ لیکن پھر بھی ہمیں اپوزیشن کی بڑی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ ان سب چیزوں کے باوجود بھی ہم اپنا دل بڑا کرتے ہیں ہم انکو دوبارہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ آ جائیں، اس debate میں بھی حصہ لیں اس بجٹ کا بھی حصہ بنیں۔ آپ لوگ اس PSDP کا حصہ ہیں اپوزیشن والے۔ یہ بالکل جناب اپنے صاحب! ایک غلط ان لوگوں نے اس صوبے کے عوام کے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ ہمارے حلقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ انکے حلقوں کو بالکل نظر انداز نہیں گیا گیا ہے۔ میں guarantee کے ساتھ کہتا ہوں بلکہ کچھ دنوں میں ہم ایک ایک چیز اس صوبے کے عوام کے سامنے لے آئیں گے proper طریقے سے ایک ایک چیز کی ایک حلقوں کو کیا کچھ نہیں دیا گیا۔ جو عوامی نوعیت کے تھے۔ ہاں انفرادی شاید نہیں دیا گیا ہو گا لیکن جو عوامی ضروریات کے چیزیں تھیں وہ ضرور رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح نصیر آباد Division میں ہمارا کافی education کے حوالے سے بہت ساری چیزوں سے بہت پیچھے تھا آج Medical College بننے جا رہا ہے۔ میں جام کمال صاحب! کا شنکر گزار ہوں کہ انہوں نے وہ بھی وہاں پر دیا۔ BRC میں اس طرح اور بہت ساری چیزیں بھی نصیر آباد division کے اندر بننے جا رہی ہیں، ہمارے ڈسٹرکٹس کے اندر بننے جا رہی ہیں۔ اسی طرح

بلوچستان کے ہر ڈسٹرکٹ، ہر حلقت کو proper طریقے سے manage کیا گیا تاکہ کسی کے ساتھ کسی قسم کی حق تلفی نہ ہو۔ میں آخر میں ایک مرتبہ پھر، P&D، Finance اور جام کمال صاحب! اور جام کمال صاحب کے پورے team کو مبارکباد دیتا ہوں کہ دن رات انہوں نے کوشش کر کے ایک بہتر بجٹ بلوچستان کو دیا ہے جو انشاء اللہ و تعالیٰ آنے والے دنوں میں بلوچستان کے لوگوں کو ایک اچھے اثرات دیں گے انشاء اللہ۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ سلیم کھوسہ صاحب نے بڑا اچھا تقریر کیا بجٹ کے حوالے سے۔ اور جو آپ نے تجویز دیا اپوزیشن کو کہ آئین رونق وہی ہے ہمارے جو آپ کے بجٹ آپ نے پیش کیا اس میں کمی بیشی ہے، ان کو سامنے لائیں۔ باقی کام کرنا گورنمنٹ کا کام ہے وہ جس district میں جو کام کرنا چاہیں انکی مرضی ہے گورنمنٹ ہے اُس کو ثواب دید ہے اس House نے اُس کو majority دیا ہے وہ کریں۔ جہاں پر کمی بیشی ہوں انکو دو رکنا چاہیے بات کرتے ہوئے اپنے الفاظوں کو بھی دیکھنا چاہیے کہ کیا اس الفاظ، میں تو مسلسل، کیونکہ کہ بہت ناخوشگوار واقعہ پیش آیا پورا بلوچستان کے لوگوں نے اس کو محسوس کیا۔ اس کو اپنا بے عزتی سمجھا کہ بہت رُرا ہوا۔ ہونا نہیں چاہیے تھا۔ بلوچستان کے نام پر نہیں آنا چاہیے تھا۔ بلوچستان کے ایک رواتی صوبہ ہے ایک قبائلی صوبہ ہے، یہاں پر ایک احترام ہے ایک مقام ہے۔ لیکن ان چیزوں کو بھی ہم دیکھیں۔ اُس کا احترام آپ کا ہے۔ آپ گورنمنٹ ہیں، ہمیں security بھی آپ ہی دیتے ہیں۔ ہمارے اس House کا security بھی اسی گورنمنٹ نے دینا ہے۔ اس کا تقدس انہوں نے برقرار رکھنا ہے۔ آپ نے برقرار رکھنا ہے۔ اس House کا احترام کرنا۔ جو steps لیے گئے ہیں، رُرا ہوا ہے، کوئی دو رائے نہیں ہیں، جو steps لیے گئے ہیں تو کم سے کم آپ کو اس میں fair ہونا چاہیے۔ دیکھیں! یہاں پر اگر ہم نے تحقیقات سے پہلے ہی کہا کہ بھائی جو ہمارے ملازمین ہیں ان کو دفتروں میں ہونا چاہیے۔ کیوں وہ تماثلی بن کے دیکھ رہے تھے جو بھی ہے۔ اچھا ہوا برا ہوا۔ ایک چیز سامنے آیا ہم نے step لیا۔ آپ نے کہا کہ ان چیزوں کو بہتر کرنا اسپیکر کا ذمہ داری ہے۔ ان میں تحقیقات۔ دیکھیں! تحقیقات ہمارا بنتا ہے لیکن ہم نے آپ کو پورا اجازت دیا ہے کہ آپ جائیں اور چیزوں کو دیکھیں کہاں پر کمی ہے، کہاں پر کوتا ہی ہوئی ہے، کیوں ہوا ہے؟۔ اسمبلی کے ملازمین اس پر involve ہیں؟۔ یا security lapses ہیں؟۔ جو کچھ ہے۔ دیکھیں! اس میں جب یہ چیزیں، ہم ان پر آنا نہیں چاہتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ یہ چیزیں جب investigation جاری ہے۔ تب اس بات کو ابھی یہاں پر۔ ہاں نہ مدت کریں کہ اپوزیشن نے غلط کیا، بالکل غلط کیا۔ تالے لگانا غلط ہے۔ دھرنا دینا ان کا جمہوری حق

ہے۔ گورنمنٹ اُن کو فنڈ زدے نہیں دے وہ آپ کا اور آپ کے cabinet کا قائد ایوان کا ثواب دیدے ہے کہ funds دے یا نہیں دے۔ مذاکرت کرنے نہیں کرے یا اُن کی مرضی ہے۔ لیکن روایا تیں اپنی جگہ پر ہے لوگ مذاکرت کرتے ہیں فنڈ دیتے ہیں نہیں دیتے ہیں۔ لیکن وہ آپ کو کوئی ملامت نہیں کرتا ہے کہ آپ نے کیوں نہیں کیا یا کیا۔ بہر حال اسمبلی کا ایک وقار ہے جب بھی آپ بات کرتے ہو تو اسمبلی آپ کا ہے۔ جب تک اس Chair میں مجھے آپ نے بٹھایا ہے اس کا بھی میرا ذمہ داری بتتا ہے کہ اس Chair پر کوئی بھی اٹکلی اٹھائے تو میرا ذمہ داری بتتا ہے میں یہ چیز نہیں دیکھوں گا کہ یہ اسٹیکر شپ کب تک رہے گا اور کب تک نہیں رہے گا۔ مجھے سیٹوں کی اُس میں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن facts and figures کا اپنے دل میں ہاتھ رکھ کے کہ کیا ہم کون، آپ کو پتہ نہیں ہے کہ اس میں کس کا laps ہے؟ سب کو پتہ ہے۔ کہاں پر کمی ہے، کمیاں دُور ہوئی چاہیے۔ اس میں ہیں بہت سارے ایسے واقع ہوئے ہے جس میں کمی بیشیاں ہیں۔ ہر اداروں میں آئے ہیں۔ تو اُن کو بہتر کرنا ہمارا کام ہے، گورنمنٹ کو بہتر کرنا ہمارا کام ہے، سیکورٹی دینا عوام کو ہمارا کام ہے۔ اس House کا کام ہے۔ cabinet کا کام ہے۔ چیزوں کو جہاں پر کمی بیشی اسمبلی میں بھی ہے، مل بیٹھ کے، اُس میں آپ نشاندہی کریں۔ ہم بالکل اُس میں تیار ہیں۔ ہم نے یہاں تک بھی آپ کو کہا کہ جو ہم نے انکو اسٹری کا وہ دیا ہے، IG کو۔ اگر آپ مناسب بحثتے ہیں کہ آپ کی information کے لیے ان کیمرہ آپ کو بریفنگ دیئے کو تیار ہیں کہ کہاں کیا کیا ہوا ہے۔ جو سامنے آپ کے آجائیں گے۔ ادارے بھی ہمارے ہیں، سیکورٹی ادارے بھی ہمارے ہیں۔ پولیس بھی ہماری ہے۔ سارے وہ ہر جگہ اپنی جان کا نظر ان پیش کر رہے ہیں اور سیکورٹی دے رہے ہیں۔ امن و امان کے لیے، ہم اُن کو blame نہیں کرتے۔ لیکن چیزوں کو آنے دیں، چیزیں سامنے آجائیں گی۔ بالکل کہاں پر ہم نے کوتا ہی کیا بالکل ہم نے اگر step نہیں کیا ہے ہیں اور سیکورٹی دے رہے ہیں۔ اگر انہوں نے گملہ مارا ہم نے اُن کے اوپر FIR کیا ہے۔ گورنمنٹ نے اٹھایا پھر آپ کا ذمہ داری بتتا ہے۔ اگر انہوں نے گملہ مارا ہم نے اُن کے اوپر FIR کیا ہے۔ گورنمنٹ نے اپنی طرف سے FIR کیا ہے۔ کیوں کہ وہاں چیزیں نظر نہیں آرہے ہیں کہ کس نے گملہ پھینکا، کس نے نہیں پھینکا۔ جو بھی نظر آجائے گا اسمبلی کے تقدس کو پامال کیا ہم نے اُس پر FIR کیا۔ جو ملاز میں اُدھر اُس time دیکھنے آئے تھے۔ کیوں دیکھنے آئے بھی؟ آپ کا کام ہے کہ آپ جائیں اپنے دفتروں میں کام کریں۔ آپ کو کیا تماشائی بن کے وہاں پڑھ کر رہے ہو۔ اگر خداخواستہ کوئی چیز ہو جاتا، کوئی چیز نظر آجاتا اسمبلی کا۔ دیکھیں! ہر اداروں میں کچھ نہ کچھ کیاں ہیں۔ بالکل ہمارا حق بتتا ہے کہ ہم اُس پر نظر رکھیں۔ اُن پر کارروائی کریں۔ اور اس House کا تقدس بحال رکھیں۔ لیکن میرا آپ لوگوں سے request ہے کہ اس

House میں جو چیزیں چل رہے ہیں جو ہوا ہے جو نہیں ہوا ہے۔ لیکن آپ لوگ بھی facts and figures سامنے لا کئیں۔ اور صرف الزامات میرے خیال میں مناسب نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: جی شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ میں انتہائی ممنون و مشکور ہوں جناب کا۔ جناب والا! میں ایک House کے سامنے اور جناب کے سامنے ایک رائے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ دیکھیں! تقدس پامال ہوا House کا۔ اب اُس میں کوئی اس کو اپنی ذاتی۔ یہ تو ایک اجتماعی چیز ہے۔ جس طرح کہ CM صاحب نے خود یہاں پر اپنے statement میں فرمایا۔

جناب اسپیکر: جی بالکل، بہترین speech کیا CM صاحب نے۔

سید احسان شاہ: تو میری یہ رائے ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو اس کی جوڈیشل انکوائری ہو اور جس پر ذمہ داری آئے وہ کسی فرد سے نہیں، کسی آفس سے نہیں، وہ اسمبلی سے آ کے معزرت چاہے بس۔ اسمبلی کے لیے۔ جوڈیشل انکوائری اگر ہو تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل اس میں جوڈیشل انکوائری اگر گورنمنٹ مناسب سمجھتا ہے لیکن پولیس والے کر رہے ہیں ہمیں اُس پر کوئی وہ نہیں ہے۔

وزیر مکمل: جناب اسپیکر! آپ ہمارے لیے محترم ہیں۔ شاید میری بات کو آپ proper سمجھنہیں سکے۔ میں نے خداخواستہ آپ پر نہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں ادھر بیٹھا میں سمجھ جاتا ہوں۔

وزیر مکمل: میں نے یہ ضرور کہا کیوں کہ اس House کی تقدس پامال ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: لیکن جو step لیا گیا ہے نا اُس کا بھی تو آپ ذکر کریں نا۔ آپ صرف وہ کر رہے ہیں کہ اس House کو وہ کرنا چاہیے۔

وزیر مکمل: آپ پتہ نہیں کیوں جذباتی ہو گئے۔ آپ ہمارے لیے محترم ہیں۔ تو اتنا صرف میں نے گزارش کیا کیوں کہ یہ سارا تاریخ کا حصہ بنے گا۔ تو میں نے صرف یہ آپ کے Chair کی طرف گزارش کرنے کی کوشش کی۔

جناب اسپیکر: آپ جو بول رہے ہیں وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ لیکن آپ یہ بھی بولیں کہ اسمبلی نے step اٹھایا یہ بھی اچھا اقدام ہے۔

وزیر مکمل مال: نہیں نہیں، بالکل، یہ تو ہم appreciate کرتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا۔

جناب اسپیکر: نہیں کیا کسی ممبر نے نہیں کیا۔ مساوئے ایک کے۔

وزیر مکمل مال: میں ابھی کہتا ہوں اس فلور پر کہ میں appriicate کرتا ہوں۔ اور آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آگے بھی آپ اچھے steps اٹھائیں گے انشاء اللہ و تعالیٰ۔

جناب اسپیکر: انشاء اللہ آپ کو ساتھ لے کر thank you سلیم کھوسہ صاحب! شاہ صاحب! بڑی مہربانی۔ اگر یہی تجویز آپ CM صاحب کو دے دیں گے۔ اگر وہ چاہتے ہیں تو بالکل اس کا ہونا چاہیے۔ اور چیزیں سامنے آنی چاہیے۔ اور چیزیں بہتر ہونے چاہیے۔ آگے اس طرح کا واقعہ نہیں ہو جو بلوچستان کی روایات اور بلوچستان کی جو ہمارے ایک قبائلی نام اور رتبہ تھا کہ یہاں کے لوگ جس طرح عبدالخالق ہزارہ صاحب نے کہا کہ ہم صرف باتوں میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے تھے۔ گورنمنٹ اور اپوزیشن کا۔ لیکن اس طرح کا واقعہ کبھی نہیں آیا۔ تو یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ اور بہت بڑا ایک ہمارے اوپر پورے دنیا نے پورے پاکستان کے لوگوں نے دیکھا۔ تو بڑی مہربانی آپ سب دوستوں کا۔ سردار یار محمد رند صاحب۔

سردار یار محمد رند (وزیر مکمل تعلیم): میں بھی اپنے حصے کی کچھ بتیں کرنا چاہتا ہوں۔ مگر میں جو record لایا ہوں مہربانی کر کے اس کو اسمبلی کا حصہ بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

وزیر مکمل تعلیم: اور ہمارے ممبران کے ہاں تقسیم کر دیا جائے، پلیز۔

جناب اسپیکر: جی بالکل اجازت ہے آپ تقریر ابھی کریں گے یا بعد میں؟۔

وزیر مکمل تعلیم: میں تقریر کرنا چاہتا ہوں لیکن ابھی آپ ایک اور کو دے دیں۔

جناب اسپیکر: جی ہمارے قادر علی نائل صاحب。 original ہمارا اسپیکر۔ زیادہ اسمبلی کو وہی سنبھالتا ہے۔

جناب قادر علی نائل: شکریہ جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ بجٹ اجلاس کے حوالے سے اگرچہ ہمارے پارٹی کے پارلیمانی لیڈرنے بتیں کی ہیں اور بجٹ کا احاطہ کیا۔ کچھ بتیں ایسی ہیں کہ جو میں نے ضروری سمجھا کہ میں مختصر آپ کی اجازت سے سامنے رکھوں۔ حالیہ دنوں کچھ واقعات ہوئے ہیں، جس پر تمام نے جتنے بھی ارکان ہیں انہوں نے لب گشائی کی۔ ایک اہم اور افسوسناک جو واقعہ ہوا وہ عثمان کا کڑ کا تھا۔ جو پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کے صوبائی صدر تھے۔ ان کی ناگہانی موت ہوئی۔ ہزارہ ڈیکریک پارٹی کی طرف سے، اپنی طرف سے، میں

اُن سے، پشتو نوح اعلیٰ عوامی پارٹی سے، بلوچستان کے عوام سے انہمار تعزیت کرتا ہوں۔ آج اُن کی تدفین ہوئی ہے۔ جس میں ہزارہ ڈبیکور بیک پارٹی کا ایک اعلیٰ سطحی وفد، پارٹی کے مرکزی جزل سیکرٹری احمد کوہزار کی سربراہی میں ایک قافلہ غم میں شریک ہونے مسلم باغ چلے گئے۔ میں اپنی طرف سے عثمان لاکو پاکستان میں آئین کی بالادستی، پارلیمنٹ کی بالادستی، جمہوریت اور جمہوری اداروں کی استحقاق کے لیے اُن کی گران قدر کوششوں پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اور بحیثیت ایک سیاسی کارکن یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک شفقتہ انسان استدلال کے حوالے سے بات کرنا اور ایک مؤثر آواز جو بنے ہوئے تھے وہ ہر سیاسی کارکن کے لیے ایک ideal کے طور پر سامنے آیا۔ مجھے توقع ہے کہ جس طرح انہوں نے اسمبلی فلور پر بلوچستان کی نمائندگی کی، اپنی پارٹی کی نمائندگی کی، یہاں کی مظلوم و مکحوم اقوام کی نمائندگی کی۔ یہی کام جو ہے باقی جو اپوزیشن جماعتیں ہیں وہ بھی آ کر اسمبلی میں کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ 18 جون کا جو واقعہ پیش آیا، ہم سب کے سامنے ہے، اس پر انہمار نہ مت بھی ہوا۔ ہر کسی نے نہ مت بھی کی۔ جس پر آپ کی good office کی طرف سے انکوارری بھی ہوئی ہے۔ ہونے جا رہی ہے۔ حکومت نے بھی کچھ steps لیے ہیں۔ ایک خود ساختہ گرفتاریاں بھی وہاں پر show کرائی جا رہی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو 1 کروڑ 23 لاکھ عوام نے ہر حلقة سے ہر ضلع سے جو نمائندہ منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے تو یہ بلوچستان کے عوام کا ایک گھر ہے۔ بلوچستان کے عوام کا ایک مکان ہے جہاں پر اُنکے بڑے بیٹھے ہیں۔ اُن کی تقدیر کے فیصلے کرتے ہیں۔ اُن کی ترقی و خوشحالی کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ پالیسی سازی ہوتی ہے۔ اب ہمیں لوگوں نے اس لینہیں بھیجا ہے کہ ہم اسمبلی کے گیٹ کی چوکیداری کر لیں، وہاں بیٹھیں وہاں تالے لگائیں۔ یا ہمیں لوگوں نے اس لینہیں بھیجا کہ ہم جا کے گملے توڑیں اور شیشے توڑیں۔ اور پارلیمانی جمہوری طرز سیاست کو اس طرح اس رنگ میں لائیں کہ کل عوام کا جو ایک اعتبار ہے جو ایک اعتماد ہے اسمبلی پر یا اپنے نمائندوں پر، وہ ختم ہو جائے۔ 18 جون کا جو واقعہ ہوا ہے وہ صرف اسمبلی سے تعلق نہیں رکھتا اس کے اثرات تو معاشرے میں نظر آئیں گے جو نفرت سیاسی پارٹیوں کے درمیان، جو سیاسی کارکنوں کے درمیان جو ایک غلط فہمی جو جنم لے رہی ہے، اس کی پیداوار کوں ہے اس کو سنجیدہ طور پر اس کو سوچنا چاہیے۔ جو جماعتیں کر رہی ہیں یا جو ذمہ دار ہیں۔ اس میں میں خود اپنے آپ کو بھی ذمہ دار سمجھتا ہوں۔ میں اُن سیاسی کارکنوں سے اُن سیاسی جماعتوں سے جو پارلیمانی سیاست پر یقین رکھتے ہیں جو اس اسمبلی کی تو قیر کو، اس اسمبلی کی اہمیت کو، اس اسمبلی کی جو کردار ہے بلوچستان کے حوالے سے، اُس پر یقین رکھتے ہیں، میں اُن سیاسی کارکنوں سے معدود تر چاہتا ہوں۔ میں شرمندہ ہوں کہ یہ جو واقعات ہوئے ہیں یہ ہمارے آئندہ نسلوں پر اس

کے کیا اثرات پڑیں گے۔ یہ ہمیں بہت سنجیدگی سے سوچنا چاہیے صرف اسمبلی کا معاملہ نہیں ہے یہاں پوری بلوچستان میں اس وقت بحث ہو رہی ہے کہ اسمبلی میں کیا ہوا۔ ہمیں بحیثیت Parliamentarians، بحیثیت سیاسی کارکن ہمیں بھی سوچنا چاہیے، ہمیں بھی دیکھنا چاہیے کہ ہم اس کا حل کس طرح نکال سکتے ہیں مفاہمت کی طرف کس طرح جاسکتے ہیں۔ ہم ارکان کو واپس کیسے لاسکتے ہیں۔ اس حوالے سے بھی ہمیں اپنا ذمہ دارانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہم تواریخوں کے امین لوگ ہیں۔ یہ اسمبلی روایاتوں کی امین رہا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے دو فدر گئے حکومت کی طرف سے، ان کے پاس گئے ہیں۔ اب ہم رشتہ تو نہیں توڑ سکتے ہیں، ہمارے colleagues ہیں سارے۔ ہماری پوری جو ہے سیاسی تربیت ان کے ساتھ ہوئی ہے، ایک دوسرے کے ساتھ ہوئی ہے، ہم ایک دوسرے کے غم خوشی میں شریک رہے ہیں۔ جو نبی یہ واقعہ ہوا ہے میرا خلائق فرض تھا میں نے احمد نواز کوفون کیا، میں نے شکلیہ نوید ہوار کوفون کیا، ان کی احوال پر سی کے لیے۔ میں نے باپور حیم مینگل کوفون کیا۔ تو یہ ہماری روایات کا حصہ ہے۔ یہ ہماری جو ثقافت ہے غیر مادی ثقافت، اُس کا ایک حصہ ہیں کہ ہم روایات کو جو اقدار ہیں اب یہ روایات اور اقدار جو ہے وہ تو دوسال میں تو نہیں بنے ہیں۔ صدیاں لگی ہیں اس کو بنانے میں تب جا کر یہ معاشرہ وجود میں آیا ہے۔ اور اس معاشرے میں values پیدا ہوئے ہیں۔ ان values کو ایک دن میں، دو دن میں جھگڑوں سے یانفرتوں سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ تو ہم روایتوں کے امین لوگ ہیں۔ اپنی values اپنی اقدار قبل کے حوالے سے اس صوبے کے حوالے سے، اس شہر کے حوالے جو ہماری ذمہ داری ہے ہمیں وہ ذمہ داری بھانی چاہیے۔ اور جو جماعتیں احتجاج کی طرف گئی ہیں ان سے بھی یہی گزارش ہے کہ آپ جو ہے دورانہ لیشی کا مظاہرہ کریں۔ ناعاقبت اندیشی جو ہے وہ درست نہیں ہے اس لیے منفی اثرات جو ہے پورے society میں پڑیں گے۔ جناب اپنے بجٹ پر بہت مفصل انداز میں بات ہوئی ہے سب نے بات کی ہے میں صرف کوئی کتنی ہوتی ہے کہ ہمارے کے بعد اخراجات ہمارے کیا اخراجات ہے جو ایک تخمینہ ہوتا ہے کہ ہمارے صوبے کی آمدنی کتنی ہوتی ہے پھر اس کے بعد اخراجات ہمارے کیا ہیں۔ لیکن بدقتی یہ ہے کہ اتنی وسیع رقبے پر جو ہمارا صوبہ مشتمل ہے اس میں ہماری آمدنی اتنی نہیں ہے جو فیڈرل سے کچھ ملے ہیں اس سے کل وسائل میں رہتے ہوئے جو بجٹ بنائی گئی ہے یقیناً وہ بجٹ جو ہے عوام دوست بھی ہے اور عوام کی مشکلات کے حل کی طرف ایک اچھی کوشش بھی ہے۔ خصوصاً جو بلوچستان ریونیو تھارٹی بنی ہے، اُس سے ہماری جو آمدن بڑھ رہی ہے ایک حوصلہ افزائی عمل ہے۔ اسی طرح کوئی شہر میں، میں اگر اپنی حلقات کی بات کر لوں تو میرے حلقات میں گزشتہ 40 سالوں سے وہاں پر development کا کام نہیں ہوا۔ گزشتہ

03 سال سے وہاں پر non stop ترقیاتی عمل جاری ہے جس سے عوام خوش ہے۔ یقیناً کچھلا بجٹ جو تھا اُس سے پہلے بجٹ جو تھا وہاں پر infrastructure کا کام ہو رہا ہے، تعلیم، جس طرح عبدالخالق صاحب نے بتایا کہ جو ہماری اسکیمیں ہیں جو ہمارے حلقة کی اسکیمیں ہیں وہ سارے ایک دوسرے سے related ہیں۔ یعنی کہ جو ہماری اسکیمیں ہیں جو ہمارے حلقة کے جواہد اف ہیں، ہم نے کوشش کی ہے کہ اپنی جو حلقة کی بجٹ ہے، جہاں پر ہماری ترقیاتی اسکیمیں جائیں گی، وہ بھی جو ہے اُس کے ساتھ related ہوں۔ کہ ہم نے وہاں پر غربت کا خاتمہ کرنا ہے، عوام کا معیار زندگی بہتر بنانا ہے، وہاں پر لوگوں کو صاف پانی دینا ہے عوام کو، وہاں پر جو energy کا مسئلہ ہے۔ تو یہ سارے جو جتنے مشکلات ہیں اُس کا احاطہ ہوا ہے۔ میرے حلقة میں ہم نے کوشش کی ہے کہ حلقة میں بلا تفریق علاقہ، بلا تفریق قومیت، یا مسلک جو ہے وہاں پر development کا کام ہو اور ایک اچھا message جو ہے ہمارے حلقة کی طرف سے جائیں۔ ہم نے پہلے بھی بتایا تھا کہ حلقة پی بی 26 کو ایک ماذل حلقة بنانے کی طرف جاری ہے ہیں اور ان شاء اللہ ہم اُس پر کامیاب بھی ہوئے۔ لیکن میں اس وقت صرف اپنے حلقة کی بات نہیں کرتا ہوں، میں صرف اپنے حلقة کا نمائندہ نہیں ہوں، میں کوئی شہر کا نمائندہ ہوں۔ میں نے کوئی کے development کے حوالے سے تجوادیزی دی ہیں جو بجٹ میں آیا ہے۔ اور شہر کے infrastructure کے حوالے سے جو سڑکیں یہاں بننے جاری ہیں اُس سے یقیناً شہر کا نقشہ بدل جائے گا۔ یا جو traffic کے issues ہیں وہ بہتر ہو جائیں گے۔ کا جزو میں جو ڈسیکٹل لائبریریاں بننے جاری ہیں اُس سے education میں جو جدید تقاضے ہیں اُس سے ہم آہنگ ہوں گے۔ تو خلاصہ بجٹ میں جتنے بھی ترقیاتی اسکیمیں رکھی گئی ہیں وہ عوام کی مشکلات حل کرنے کا آئینہ دار ہے۔ مجھے موقع ہے کہ یہ جو جتنے بھی ترقیاتی اسکیمیں ہیں جب یہ پا تکمیل تک پہنچ جائے گا تو عوام کا معیار زندگی بھی بہتر ہو گا۔ اور ترقی و خوشحال بھی آئے گی۔ بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ قادر نائل صاحب! محترم جناب سردار یار محمد رند صاحب۔

سردار یار محمد رند (وزیر مکمل تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ ایسا ک نعہد و ایسا ک نستعین۔ قابل احترام اسپیکر صاحب! میرے رفقاء السلام و علیکم۔ جہاں تک بجٹ 2021-2022 کا تعلق ہے۔ میرے دوستوں نے اُس پر اظہار خیال کیا۔ اور اپنی اپنی طرف سے اپنھے اور برے چیزوں کی انہوں نے نشاندہی کی۔ جناب سب سے پہلے تو جو اسمبلی کے اندر کچھ دن پہلے واقعہ ہوا ہے۔ میں اس کے بار میں بات کرنا چاہوں گا۔ خواہ غلطی اپوزیشن سے ہوئی یا گورنمنٹ سے۔ میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اگر اس مسئلے کو حل کر لیا جاتا، اس مسئلے کو بیٹھ کے negotiation

کی جاتی۔ تو شاید یہ واقعہ ایسا نہیں ہوتا جو ہوا ہے۔ مسٹر اسپیکر! ہم جب اور جس اسمبلیوں میں بھی بیٹھتے تھے۔ آپ یقین جانیں ہم فخر سے بلوچستان اسمبلی کا ذکر کرتے تھے۔ ان کے Parliamentarians کا ذکر کرتے تھے۔ اور جو کارروائیاں بلوچستان اسمبلی میں ہوتی تھیں ان کا ذکر کر کے ہم فخر محسوس کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”جبر جبر ہوتا ہے جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو اُس کے نتیجے اچھے نہیں نکلتے“۔ یہ ایک democratic forum ہے۔ یہ ایک جمہوری ادارہ ہے۔ صرف جمہوریت جمہوریت کا راگ الائپنے سے جمہوریت آنہیں جاتی ہے۔ جمہوری جو اقدار ہوتی ہیں ان کو follow کرنا پڑتا ہے، ان پر عملدرآمد کرنا پڑتا ہے۔ تو اُس کے بعد House کی ایک democratic روایتیں ہوتی ہیں، ایک House کی اپنی روایتیں ہوتی ہیں۔ آپ انگلینڈ کا House of Common اٹھا کر دیکھ لیں۔ کہ ان کی mostly جو روایتیں ہیں وہ verbally ہیں، in-written نہیں ہیں۔ مگر یہ تین چار دن پہلے میرے خیال میں یہ پانچ دن پہلے یہ جب سلسلہ شروع ہوا۔ ہمارے اپوزیشن پوری کی یہ شاہد سوچ تھی یا ان کی information تھی کہ وہ ان کے حلقے، ان کے مسائل کو نظر انداز کیئے جا رہے ہیں۔ یہ شکایت تو ہمیں بھی تھی۔ مگر کیونکہ ہم عادی بن چکے ہیں۔ اس victim کا، اس زیادتی کا، اس جبرا۔ اس لیے ہم نے اس زور سے آوانہیں اٹھائی جتنی ہمیں اٹھانی چاہیے تھی۔ جناب! ہم نے تو، آپ کو علم ہے کہ ہماری PTI موجودہ BAP پارٹی کی allies ہیں، ہم اُس کے اتحادی ہیں۔ ہم نے ان کو ووٹ دیا ہے۔ ہم نے ان پر اعتماد کیا ہے۔ پچھلے تین سالوں سے ہم ان کے ساتھ چل رہے ہیں۔ میں نے پورا working کر کے ایک ایک paper، ایک ایک district، ایک ایک اسکیم، سارے ممبرز کے file کروادیے ہیں۔ جناب! میں اپوزیشن کے بارے میں کیا گفتگو کروں، ان کے بارے میں میں کیا کہوں۔ کاش کہ وہ آج اس House کا حصہ ہوتے۔ وہ اپنے علاقے کی نمائندگی کرتے، اپنی محرومیوں کا، نا انصافیوں کا ذکر کرتے۔ شاید وہ اپنی بات حکمران جماعت تک پہنچاتے، اور شاید وہ اپنی بات چیف منسٹر صاحب تک پہنچاتے۔ آج بھی یہ جو بجٹ ہو رہا ہے شکر اللہ مدد اللہ کے بلیدی صاحب کو اللہ نے ہمت دی ہے کہ پہنچ گئے ہیں۔ ہونا تو چیف منسٹر کو چاہیے تھا یہاں۔ یہ فناں منسٹر کا مسئلہ نہیں ہے، فناں منسٹر ہمارے فیصلے نہیں کر سکتے۔ فناں منسٹر ہمارے علاقے کے لوگوں کے مسائل کو سمجھ سکتے ہیں۔ مگر شاید ان کا وہ اختیار نہ ہو۔ کہ وہ آج ہمیں بیٹھ کے یہاں کہتے ”ٹھیک ہے جی یہ مسئلہ آپ کا genuine ہے اور میں اس کو حل کر دوں گا“۔ آج بھی ہم House کو ہم چاروں طرف آنکھیں پھیرتے ہیں تو خالی نظر آتا ہے۔ کیا یہ elections، کیا یہ democracy، کیا یہ جمہوریت اس لیے تھی کہ آج پورا House خالی پڑا ہوا ہے؟ جن کو دور و پے زیادہ

ملے انہوں نے تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔ میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے علاقے کے علاوہ بھی بلوچستان کے جو لوگ ہیں۔ کیا وہ آپ کے بھائی نہیں ہیں؟۔ کیا وہ بلوچستانی نہیں ہیں؟۔ کیا وہ اس دھرتی کے فرزند نہیں ہیں؟۔ آج ہم نو، نو دفعہ parliaments میں رہ کے بھی ہمارے علاقے کی جو صورتحال ہے۔ آج تک وہ جو اُن کی needs ہیں، اُن کی سو فیصد ضروریات ہم پوری نہیں کر سکے ہیں۔ میں نے پورا ایک charter بنایا ہوا ہے۔ ایک طرف تو ماشاء اللہ سبیلہ کا بھی میرے پاس یہ بنایا ہوا ہے۔ میرے محترم دوست بلیدی صاحب کی بھی list میرے پاس ہے۔ اور ہمارے بہت عزیز دوست طارق مگسی صاحب کی بھی ہے۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ بدقتی سے ایک page کی سردار یار محمد رندہ کی بھی list ہے، کچھی کی۔ اس کو آپ compare کر کے دیکھ لیں۔ اور پھر دوسری بات جو سب سے اہم ہے، وہ یہ ہے۔ کیا میرے لیے یہ فخر کی بات نہیں ہے کہ نو دفعہ مجھے میرے حلقے کے لوگوں نے مجھے منتخب کیا ہے۔ مجھے یہ عزت بخشی ہے۔ اس کے باوجود کہ ہر دفعہ میرے ساتھ زیادتی اور نا انصافی ہوئی ہے۔ اس دفعہ بھی میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ جائیں رزلٹ دیکھیں 13 ہزار 9 سو 70 ووٹ میرے reject ہوئے ہیں۔ اور دوست stamped double ہے۔ اور تین دن تک پاکستان کا میڈیا، ساری دنیا کہتی رہی کہ سردار یار محمد رندہ نیشنل اسمبلی کا بھی ایکیشن جیت گئے ہیں۔ مگر ہماری قسمت کوئی اتنی اچھی نہیں تھی۔ یا ہمارے لوگوں کی قسمت اتنی اچھی نہیں تھی کہ جن کو انہوں نے منتخب کیا، اُس کو منتخب کرنے دیا جاتا۔ sir میرے پاس تو ایسا ایکیشن بھی ہوا ہے کہ میری پوری تحصیل کو صرف دو پولنگ ایشیشنوں میں تقسیم کر دیا گیا، 24 پولنگ ایشیشنوں کو۔ 12 پولنگ ایشیشن ایک گاؤں میں، 13 پولنگ ایشیشن دوسرے گاؤں میں، 25 پولنگ ایشیشنوں کو ایک ہی جگہ پر کیا گیا۔ اور یہ چنانیاں جو ہیں ناں sir! کیونکہ بلڈنگیں تو کم پڑ گئیں۔ چنانیاں بھی اُن کے ساتھ پولنگ ایشیشن بن کے 25 پولنگ ایشیشن جو پورے علاقے کو تحصیل کو cover کرتی ہیں۔ اس لیے ایک جگہ بنائی گئیں تاکہ لوگ وہاں پر ووٹ کا سٹ نہ کر سکیں۔ اپنا حق رائے دہی وہ استعمال نہ کر سکیں۔ اور یہ حالت تھی کہ آدھے سے زیادہ لوگ کسی کا منہ، کسی کا ہاتھ، کسی کا جڑا، وہ G30 کے ہوں نے اُن کو زخمی کیا ہوا تھا۔ اور وہ یہ کہتے تھے کہ کتنے تم لوگ بے شرم لوگ ہو، کہ اتنا کچھ ہم تم تھیں مارتے ہیں، اتنا دھکا دیتے ہیں اور اتنا ذلیل کرتے ہیں۔ پھر بھی تم ووٹ کا سٹ کرنے کے لیے آجائے ہو۔ sir خدارا! اب ہمیں سوچنا پڑے گا۔ اب ہمیں اپنا حکمران منتخب کرنے کے لیے ہمارے حق دینے پڑیں گے۔ اگر نہیں دیئے گئے تو، تو 71ء سے لیکر آج تک آپ دیکھ لیں۔ کونسا پاکستان کے اندر ایسا ایکیشن تھا جو fair impartial ہوا؟۔ اگر یہی صورتحال اس صوبے اور ملک کے اندر رہی تو اللہ نہ کرے کہ اس ملک کو اس ملک کے system کو اس

democracy کو یہاں کے لوگوں کو ایسے نقصانات برداشت کرنے پڑیں۔ جس کا پھر ازالہ شائد نہ ہو سکے۔ اب میں آتا ہوں پسند اور ناپسند کی طرف۔ اب میں کس کس دوست کے ساتھ بیٹھ کے بحث کروں اور کس سے نہ کروں۔ جن کو اچھا chunk مل گیا ہے، جن کو اچھے پیسے مل گئے ہیں، وہ تو تعریف کر رہے ہیں۔ میرے جیسے یتیم، جن کو اس list میں نہ رکھا ہوا ہے، سب ذرا مہربانی کر کے پڑھ کے دیکھ لیں۔ بھی ہمارے دوست نے بڑے اچھے style میں کہا۔ footstall, footstall, footstall。 میں اس سے پوچھتا ہوں all footstall ہوتا کیا ہے۔ آؤ میرے 33 ڈسٹرکٹوں میں دیکھو کہ کتنے میں footstall ہے، کتنے میں روڑ زینی ہے، کتنے میں hospitals ہوتے ہیں۔ میرا حلقة کو بیٹھ شہر سے شروع ہوتا ہے کو بیٹھ شہر سے میری باڈنڈری کو بیٹھ کو لگتی ہے۔ اور دوسری طرف جا کے جھل مگسی سے لیکر شہداد کورٹ کی حد کو لگتی ہے۔ کاش! ایسے hospitals بنائے جاتے جب میرا زخمی جب میری کوئی عورت deliverey-case میں اُس کے ساتھ مسئلہ ہوتا ہے اُس کو جعفر آباد، اُستہ محمد، نصیر آباد سے مچھتک نہیں پہنچ سکتی راستے میں اُس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور اس کے پیٹ میں جو پچھے ہے دہ بھی مر جاتا ہے معمولی accidents کے cases میں، جب وہاں سے ہم اپنے زخمی اٹھاتے ہیں 52 ڈگری میں پروجیکٹ بیٹھ تک نہیں پہنچتا۔ کاش! یہ جو چھوٹے چھوٹے پنڈے جو ہمارے ہاتھیوں میں ہیں اس کی پلانگ کی جاتی۔ پورے بلوچستان کے وسائل کو اور مسائل کو دیکھا جاتا۔ ایک لسیلے میں تو 12 ارب روپے استعمال ہوئے ہیں۔ اور میرے ڈسٹرکٹ میں شاید اُس کا چھٹا حصہ بھی استعمال نہیں ہوا ہے۔ دوارب روپے نہیں ہوئے ہیں۔ ذرا اس کو چیک کریں میرے ڈسٹرکٹ میں کتنے funds ہیں۔ اس کی وجہ؟ جیongoing اور موجودہ میں۔ اور اُس کی allocation دیکھ لیں۔ پچھلے تین سالوں میں مجھے فنڈز ملے ہیں مگر اُس کی allocation آپ کے لیے prove کے طور پر آپ کو ٹیکل کر دی ہے۔ ایک ارب کا پروجیکٹ ہمارا ہوتا ہے اُس کے لیے 10 کروڑ رکھتے ہیں release دو کروڑ کی ہوتی ہے۔ میں تو میں ہوں جام صاحب تو جام صاحب ہیں۔ شاید پرس محمد جب اگلی دفعہ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے، تین نسلیں تو جام صاحب کی ہیں چوتھی نسل میں شاید ہماری اولادیں بھی دیکھ لیں۔ جو ہماری اسکیمیں بنیں گی، اللہ کرے پرس محمد کو زندگی دے، عمر دراز کرے۔ جب ان کی چوتھی نسل آئیگی یہاں تو شاید ہمارے project بن جائے۔ میں وندرڈیم کا ایک ذکر کروں گا۔ وہ اُس کی cost کتنی ہے۔ اور اُس کا جو area command ہے وہ کتنا ہے۔ میں بات کروں گا بولان ڈیم کی جو late fifties ایوب خان کے دور میں بنا تھا۔ صرف دو ڈیم بننے تھے پورے بلوچستان میں۔ مگر بد قسمتی سے ہماری کرپشن، ہماری نا اعلیٰ اور ہمارے اپنے قومی مفادات کو ignore کرنے

کی وجہ سے 1986ء میں ٹوٹ گیا۔ اس سے آدھے سے زیادہ کچھی تباہ ہو گیا۔ اور اسی ڈیم کے پانی نے جاکے Hammal Lake اور لاڑکانہ میں تباہی پھیلائی۔ اور وہ آج تک نہیں بن سکا۔ پچھلے سال مہربانی کر کے ایک ایک دروازے پر جا کے ہم نے ہاتھ پھیلایا کہ خدا کے واسطے اس میں ایک flood نے اُس وقت 37 ہزار ایکڑ زمین آباد ہوتی ہے اور آخر میں یہ ہوتا ہے کہ یہ پانی کچھی سے گزر کے لاڑکانہ جا کے مجھوں Lake میں اور سمندر میں جا کے گرتا ہے۔ اور یہاں کے باسی یہاں کے لوگ اس نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ اس کے ٹوٹنے سے پہلے آپ اُس پورے ڈسٹرکٹ کو دیکھ لیں کہ اُس کا revenue کتنا ہوتا تھا اُس کی income کتنی ہوتی تھی اور ہزار لوگوں کو روزگار ملتا تھا۔ سر! تو ہوئی کوئی ایک ارب کے قریب، ڈیڑھ ارب کا، project ہے۔ اُس سال انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایک ارب روپے دینے۔ allocation جو ہے وہ میں کروڑ کی ہوئی۔ اب آپ مجھے اندازہ لگائیں کہ ڈیڑھ ارب کا جو project ہے اگر اُس کی allocation بیس کروڑ ہوگی تو کتنے سال میں بننے گا؟ کیا میری زندگی میں جام صاحب کی زندگی میں یہ مکمل ہوگا؟ صرف یہ کہ مجھے سیاسی جرم کی سزا دی جا رہی ہے۔ یہ مجھ سے نہیں ہوتا کہ میں جھوٹ کو سچ کہوں اور سچ کو جھوٹ کہوں۔ ہماری شاید گفتگو، ہمارے بلوچستان کیلئے جب projects آتے ہیں بد قسمتی سے مجھے 14 مہینے ہوئے ہیں میں۔ پہلے جب یہ بات چیت ہو رہی ہمیشہ سینے پر ہاتھ مار کے کہا جاتا ہے on my dead cabinet body۔ سردار رنگ کا قصور تھا وہ cabinet کا ممبر نہیں بن سکتا تھا۔ بڑی مشکل سے 14 مہینے اب مجھے گزرے ہیں۔ تو مجھے offer ہوئی کہ آپ بتائیں کہ آپ کو کون سا ڈیپارٹمنٹ دیا جائے؟ ایک P&D نہیں ملے گا باقی بتادو۔ تو کیوں کہ میں یہ سمجھتا تھا میرا ایک vision تھا، میری ایک سوچ تھی۔ اور میں چاہتا تھا کہ اس ملک اس صوبے کے اندر جب تک ہم تعلیم نہیں دینے، جب تک ہم شعور نہیں دینے، جب تک ہم جہالت کے اس تاریک دور میں رہیں گے، ہم کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ بچے کو اگر مجبور ہوں، تین وقت کا کھانا نہ دو، دو وقت کا دے دو۔ اگر اُس کو بوٹ نہیں پہنا سکتے تو اُس کو چپل لے کر دے دو۔ چپل نہیں پہن سکتا ماں باپ نہیں لے کر دے سکتے اُس کو ننگے پاؤں کھیجو۔ مگر خدارا! اُس کو تعلیم دو۔ اس میں تو سارا دن عذاب ہے، لوگوں کی ناراضگی ہے مشر آپ سے ناراض ہوں گے آپ کے colleagues آپ سے ناراض ہوں گے آپ کے ایم پی اے آپ سے ناراض ہوں گے حکومت آپ سے ناراض ہو گئے پوزیشن علیحدہ آپ سے ناراض ہو گئی مگر اُس کے باوجود میں نے اس کو ایک چیلنج سمجھ کے اس بلوچستان کو ایک عظیم مقصد کو اپنے لئے ایک چیلنج سمجھ کر میں نے یہ accept کی مگر مسٹر اسپیکر! پہلے دن سے CTSP نے 4 ہزار پانچ ہزار کے قریب بندے بھرتی کیے تھے۔ جب میں آیا تو

میرے پاس پانچ ہزار نبیں شاید اس سے بھی زیادہ applications تھیں proof تھے ثبوت تھے کرپشن کے۔ کس طرح ٹیچرز کو پیسے لے کر بھرتی کیا گیا ہے، تحریری ثبوت ہیں میرے پاس وہ summary میں نے دو تین دفعہ سی ایم صاحب کو بھجوائی۔ اور ان سے request کی چیف منستر صاحب مہربانی کریں دوبارہ ان کے exams کروائے جائیں ان کے test کروائے جائیں۔ کیوں کہ میں believe کرتا ہوں میں کوئی آب زم زم سے نہ کئے آیا ہوں میں کوئی بہت بزرگ صفت انسان نبیں ہوں۔ may be مجھ سے بھی سو غلطیاں ہوئی ہیں۔ مگر میں اس ہاؤس کی چھت کے نیچے جہاں میرا اوپر رہ ہے جس پر میں نے کلمہ پڑھا ہے جس کو میں اپناخدا مانتا ہوں، اُس کو میں حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں یہ ہاؤس سن لے۔ بدقتی سے میرے خیال میں گورنمنٹ والے چلے گئے حکومت والے چند نجگانے ہیں ان کا میں شکر گزار ہوں کم سے کم وہ میری speech سن لیں۔ میں نے سارا کام کیا ہوگا۔ مگر ٹیچنگ کے اندر، ٹیچنگ اسٹاف کے اندر میں نے کوئی مداخلت نہیں کی۔ جو جہاں تھا جس کا حق بتا تھا اُس کو دیا ہے بناسیا سی مخالفت کے بناسیا سی عدالت کے ذاتی عدالت کے آج میرا ڈسٹرکٹ کا ریکارڈ گواہ ہے کہ میں نے کسی ٹیچر کے لئے میری طرف سے recommendation کبھی نہیں گئی کہ اس ٹیچر کو یہاں سے نکال کے وہاں لگادو میں نے ان کو با اختیار بنایا مگر میری بدقتی تھی میرے سے تھوڑے دن پہلے، مہینہ دو تین ہوئے تھے۔ اُسکو کہتے ہیں cluster system، کہ ایک ہائی اسکول ہوتا ہے اُس کے ساتھ دو کوئی مل اسکول ہوتے ہیں یا چار، چھ پر اکٹری اسکول ہوتے ہیں، ان کا سب کا بجٹ اُنکے پاس چلا چاتا ہے اور اُنکے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ ٹیچر تو نبیں کہہ سکتے، ہیڈ ماسٹر جو ہے اُس کے ساتھ اُنکے والدین کو چند اسٹوڈنٹس کے والدین کو اور وہاں کے لوکل معتبرین کو ملا کر کے ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے اور وہ فنڈ استعمال کرتے میری بدقتی یہ ہوئی کہ اس سے پہلے ہم لوگ چیف منستر صاحب کو، B&R کا منستر بیٹھا ہے اُنکو یا دوسرے ای یکیشن والوں کو منتین کرتے تھے، یا رہبر بانی کر کے ہمیں پسند کا XEN دے دو۔ مگر میری بدقتی شروع ہوئی کہ جیسے میں منستر بناؤ لوگوں نے اب DEOs کو بھی مانگنا شروع کر دیا ہے۔ وہ بھی اُنکے first priority بن گئی ہے۔ کہ میرے ڈسٹرکٹ میں میرا آدمی ہونا چاہیے کیونکہ سارے وسائل ساری پوسٹنگ سارے ٹرانسفر سارے پیسے اُسی کے پاس ہوتے ہیں۔ اور آج ہم نے، میں کسی اور کو blame نہیں کروں گا کہ ہم نے اب ان budget cluster سے بھی پیسے مانگنے شروع کر دیئے، DEOs سے بھی مانگنے شروع کر دیئے اور پھر دوسری سب سے بڑی میری بدقتی ہے کہ جب سے میں منستر بنا ہوں جتنے حکومتی حکمران جماعت کے MPAs ہیں، اُس کے اتحادی ہیں اور منظور نظر لوگ ہیں۔

مجھے مسح ملا کہ آپ انکوٹرانسفر پوسنگ ہیں کر سکتے۔ اُس کے لئے pre approval آپ کو لینا پڑیا چیف منسٹر ہاؤس سے تو جناب! باقی چندا پوزیشن کے لوگ رہ گئے تھے کہ آپ کو یتم ایک آڈھ MPA رہ گیا تھا۔ اور وہ اختیار بھی منسٹر کا نہیں ہے وہ اختیار بھی سیکرٹری کا ہے۔ ہم کسی کے خلاف نہ اُس کوٹرانسفر کر سکتے ہیں سات file divisional director ہیں اُٹھا کے ریکارڈ کیجیے لیں کہ آج تک کتنے ٹرانسفر ہوئے ہیں جس کا بھی ہم move کرتے ہیں آگے سے objection لکھ کے واپس آ جاتے ہیں کہ جی نئی سمری بھجوائیں۔ سر! پھر دوسرے بھجوادیتے ہیں وہ بھی قابل قبول نہیں ہوتی، پھر ہم پریشان ہو جاتے ہیں کہ یا! پاکستان میں 22 کروڑ، پھر بلوچستان 1 کروڑ 2 لاکھ ان کیلئے کہا سے فرشتہ ڈھونڈیں؟ کدھر سے ہم لائیں کیونکہ ہم نے within education department ہم نے وہ لوگ لگانے ہیں۔ سالوں سے لوگوں کی پرہموش رُکی ہوئی تھی۔ یہ بھی ہمیں خُر ہے کہ 18 سے 19 تک۔ 19 سے 20 اور 20 سے 21، ہزاروں لوگوں کو ہم نے فناں کی منتیں کر کے یہ بیٹھا ہوا ہے اس کی تعریف نہیں کروں گا کیونکہ یہ میرا ساتھ کل بیٹھے ہوئے ہوں یا نہ ہوں۔ ان جیسے لوگوں کو P&D کو منتیں کر کر کے ہم نے انکی file move کرائی اور انکی پرہموش کروائیں۔ تاکہ ہمارے پاس لوگ ہوں تاکہ ہم اُنکے متعلقہ اُنکے گرید کے مطابق انکو وہاں لگا سکیں۔ یہ تو ہوئی ہمارا یا بھوکیشن کی۔ جناب! دوسری میں ایک file لے کے آیا ہوں۔ اور میں تو work file سے اتنا واقف نہیں ہوں۔ school of excellence کیونکہ ہماری بد قسمتی ہے ہم نے ہمیشہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو وہ حیثیت اور اہمیت نہیں دی جو ہمیں دینی چاہیے تھی۔ مگر ہم نے کوشش کی اور اپنے دوستوں کو اعتماد میں لیا۔ اور مجھے خوشی ہے کہ میں نے جن جن لوگوں سے اس پر اچیکٹ کے بارے میں گفتگو کی ایم پی اے صاحب نے اُس پر اعتراض نہیں کیا میری حوصلہ افزائی بھی کی اور مجھے کہا کہ ہمت کریں، ہم بھی آپ کیساتھ ہیں۔ مکملہ سینڈری ایجوکیشن، سر! ہم نے ایک سمری move کی چیف منسٹر صاحب کو، کہ سر! بھی Thirty Three Districts ہیں جو بھی نئے ہیں۔ ہم بلا تیز، ہنا یہ کہ یا پوزیشن میں ہے، یہ حکومت میں ہے، یہ میرا دوست ہے، یہ میرا خالف ہے۔ ہر ڈسٹرکٹ میں ہم center of excellence، ایسے اسکول ہم بنائیں، جو انگلش گرامر اسکولز ہوں۔ اُن کے ٹیچر ز کو ہم especially-trained کریں اور ان کا انتخاب ہم پلک سروس کمیشن سے کروائیں دو مقصد ہمارے حل ہو رہے تھے۔ ایک تو ہمارے بچوں کو ہزاروں کی تعداد میں نو کریاں مل رہی تھیں، دوسرا ہم یہ کر رہے تھے کہ جو بجٹ سی اینڈ ڈبلیو بنا کے دیتی ہے۔ اسے 50% سے بھی ہم نے کم کیا، اُس کی وجہ کیا تھی؟۔ کہ ہر ڈسٹرکٹ میں جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے اندر سب سے اچھا اسکول ہوگا اُس کا ہم انتخاب کریں گے۔ اُس کے لئے ہم زمین

نہیں خریدیں گے۔ کیونکہ سب سے زیادہ پیسہ اس وقت جو خرچ آتا ہے وہ نیا اسکول بنانے کیلئے اور اسکول کے زمین کیلئے آتا ہے اب ڈسٹرکٹ میں زمینیں بہت کم فوج گئیں ہیں۔ اگر ہے تو وہ ان کی لوکیشن صحیح نہیں ہے، ہم نے پھر کیا کیا کہ ہم 41-Div Core 12 کی ساتھ مل کے ہم نے اُن کو کہا کہ پلیز آپ ہماری help کریں۔ بغیر کسی معاوضے کے آپ ہماری مدد کریں۔ ہم اپنے لوگ دیتے ہیں اور آپ آرمی مل کے ہمارے ساتھ جو ڈسٹرکٹ میں سب سے بہترین اسکول ہے اور اس میں کم سے کم پیسہ خرچ ہو سکتا ہے ان کی آپ ہمارے ساتھ نشاندہی کریں۔ تاکہ کل ہم پر کوئی الزام نہ لگے۔ اور اس کے علاوہ ایک ہزار بچے ایک اسکول میں ایک وقت میں پڑھ سکتے تھے۔ 33 ہزار اسکول کا مقصود 33 ہزار بچے آپ کے ایک وقت میں پڑھ سکتے تھے۔ پھر پورے پاکستان میں صرف ایک گرلز کیڈٹ کالج ہے۔ ہم نے کہا ہمارے پاس سات ڈویژن ہیں۔ ہر ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں ایک گرلز کیڈٹ کالج بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے اندر ہمیں ایک طرف سے کور ہیڈ کوارٹر سے ریکویسٹ آئی کہ گوادر ہمارے لئے بہت important ہے ہمارے لوگ آرہے ہیں باہر سے لوگ آرہے ہیں چیزیں آرہی ہیں تو اُن کو ہمیں دکھانے کیلئے بھی اور گوادر شہر کو extraordinary develop کرنے کیلئے آپ مہربانی کر کے گوادر کو اکیلا ایک رینڈنیشنل کالج بھی دیدیں۔ تو سات ہمارے ڈویژن تھے۔ ابھی شاید یہ آٹھواں اس کا، ابھی سات اس وقت ہمارے ڈویژن تھے آٹھواں ہم نے گوادر کو ایک رینڈنیشنل کالج دیا۔ تو آپ اس سے اندازہ لگا لیں۔ کہ یہ اس میں یار محمد کی کوئی choice نہیں تھی۔ کوئی سیاسی مداخلت ہمیں نہیں تھی۔ کوئی یہ فیصلہ نہیں تھا کہ ڈسٹرکٹ کچھی کے اندر اسکول کہاں بنے گا؟۔ اگر ڈسٹرکٹ کچھی میں اسکول نے بننا ہے تو وہ ڈھاڑ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں بنے گا۔ اگر تریت میں بننا ہے تو تریت سٹی کے اندر وہ بنے گا۔ اگر ڈویژن گرلز کالج بننا ہے تو ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر کے اندر بنے گا۔ اس پر اگر آپ چاہیں تو یہ پوری سمری ہے۔ ہم نے باقاعدہ اُس کیلئے سی ایم صاحب سے ڈسکشن کی۔ انہوں نے ہمیں appreciate کیا۔ اور اس کے بعد اس کو پی ڈبلیوپی میں ہم نے پیش کیا۔ اس پر ڈسکشن ہوئی، پی اینڈ ڈی نے اس کو دیکھا۔ اس پر ڈسکشن ہوئی۔ فناں منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے ڈسکشن ہوئی۔ کہیں سے بھی ہمارے لئے رکاوٹ نہیں آئی۔ مگر میری بدلتی سے میں نے اپنے چودہ مہینے کی کارکردگی آگے عوام کے سامنے رکھی۔ میڈیا، جرنلٹ اور لوگ، وہ لوگوں کو اتنی برقی لگی جس میں فوری ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے اپنے بھائیوں کو بھی اعتماد میں لیا ہوا ہے۔ اور ان کی بھی اس میں input ہے تو یہ پراجیکٹ کبھی بھی ہماراً کے گا نہیں۔ پچھلے سال روک دیا گیا۔ اس سال بجٹ سے ہفتہ دس دن پہلے ایک الہامی خیال آگیا ہمارے چیف منسٹر صاحب کو، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ یہ پراجیکٹ صحیح نہیں

ہے بلوچستان کیلئے۔ ایک ہائی سکول بناتے ہیں۔ اور وہ ہر ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں بنے گا۔ اس پراجیکٹ کو drop کر دیا گیا جس پر خود ان کی approval اور اُنکے دستخط ہیں۔ اور ایک پراجیکٹ اور ایک نیا ہائی سکول ہر ڈسٹرکٹ میں ایک ہائی سکول بننا چاہیے۔ جناب والا! یہ اس طرح ہے۔ کہ دو ٹیکسٹ میں کھلی رہی ہوں ایسے بھی کچھ کیپٹن ہوتے ہیں یا تو میں گول کروں، اگر میں نہیں کر سکوں، تو یہ جو گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں اس کو کسی کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ جا کے گول کرے اُس کا نام ہو۔ sir یہ میرا dream تھا یہ میرا خواب تھا۔ میں اس پراجیکٹ میں اپنے مستقبل کو دیکھ رہا تھا، میں بلوچستان کے بچوں کا بہتر مستقبل دیکھ رہا تھا۔ بلوچستان کو اس خطے کے اندر ترقی کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ مگر اس لئے اس کو drop کر دیا گیا کہ یہ کریڈیٹ یا رم محمد کے پاس کیوں جائے۔ باقی سب چیزیں ہم برداشت کرتے رہے۔ کہ یا رم محمد ایک ڈی ای ڈی بھی ٹرانسفر نہیں کر سکتا ڈارنکیٹر بھی ٹرانسفر نہیں کر سکتا۔ ہر سمری پر چار queries لگا کے واپس بھیج دی جاتی ہے۔ بھائی! میں تو آیا تھا میں نے تو بھی نہیں کہا میں نے تو ہمیشہ کہا کہ جام صاحب کی ٹیم اور اس کو حکومت ہم نے تو ہمیشہ اللہ ہمیں بخش دے سکی اور جھوٹی تعریفیں آپ کی کی ہیں۔ مگر بالکل اس لئے کہ ایک آدمی کام کیوں کرتا ہے ایکوکیشن پر کیوں کرتا ہے۔ بلوچوں کے بچے کیوں پڑھیں۔ بلوچستان کا مستقبل بہتر کیوں ہو، یہ مٹی ہوا اور یہی ان کا مقدر ہو کہ وہ بندوقیں اُٹھا اُٹھا کے بیروزگاری میں جا کے پہاڑوں پر چڑھیں۔ ہمارے بچے تو امریکہ کے سکولوں میں جا کے تعلیم حاصل کریں، الگینڈ کے best ایونیورسٹیوں میں جائیں۔ مگر ایک بلوچ کا بچہ، بلوچستان کے ایک بلوچی کیوں اچھے مقام پر پہنچے۔ کیوں اس کو وہ کیا جائے۔ ہم نے یہاں اپنے لئے غلام پیدا کرنے ہیں۔ ہم نے یہاں جاہلوں کی ایک فوج پیدا کرنی ہیں۔ ہم نے غریب کے بچے کو آگے پڑھنے نہیں دینا ہیں۔ ہم اپنے آنے والی نسلوں کیلئے بھی غلام چاہیے۔ ان پڑھ لوگ چاہیے۔ مسٹر اسپیکٹر! آج صرف وہ تو مسئلہ تھا ایکوکیشن کا۔ اب میں آتا ہوں ڈولپمنٹ کی طرف، جتنے میرے میگا پراجیکٹ تھے ایکوکیشن اُٹھا کے دیکھ لیں، ایک میں سمجھتا ہوں یہ روایت اچھی نہیں ہے نہیں ہونی چاہیے مگر کیونکہ ہم بھی اس معاشرے کا حصہ ہیں، ہم بھی اس سسٹم کا حصہ ہیں۔ یہ اگر بجٹ صرف ضرورت کے مطابق بنتا، حلقوں کی needs کیلئے بنتا، بلوچستان کے عوام کیلئے بنتا، تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں تھا، مگر جناب! یہ جو ایک دعویٰ، ایک نعروہ قلندری، وہ کیا مستانہ وہ لگائے جاتے ہیں کہ بلوچستان کے ایک ایک کوئے کے اندر ہم برابری کی بنیاد پر ترقی چاہتے ہیں۔ ہم کسی سے ذاتیات کی بنیاد پر نہیں بناتے ہیں۔ میرے پراجیکٹ اُٹھا کے دیکھ لیں جناب۔ یہ میرے پاس ہیں۔ کہ میرے ڈسٹرکٹ میں رکھے گئے ہیں۔ sir ایک request بھی کی تھی اتنے میںے بھی خدا کے واسطے اس sound-system کو بدل دیں۔ نہیں ہیں تو پھر

میں مجبور ہوں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! میرے خیال میں آپ اپنا ذکر کو نکال کے دیدیں اسے میں کے مانیک صحیح کریں، تین سال میں تو فناں منستر پھر، طارق مگسی صاحب نے یہ ذمہ واری لی۔ اور دو سال سے بھی ہے، مجھے سمجھنیں آتا ہے کہ وہ کیوں ابھی تک تین سالوں میں ہم نے اسے میں مانیک کے مانیک بہتر نہیں کیتے۔

وزیر مکملہ تعلیم: سر! یہ سارے اسے میں کے معززیں، معتبرین سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ سارے اپنی اپنی تشوہاد دے دیں۔

وزیر مکملہ تعلیم: مل کے ذرا جام صاحب کے پاس ایک، وہ پڑھا کہتا ہے اُس کو، کیا کہتے ہیں اُس کو، جرگہ کہتے ہیں، ہم بلوچی میں میرہ کہتے ہیں۔ ہم بلوچ اور پشتو اور یہاں پر جتنے اور لوگوں کی روایتیں ہیں اُس کے مطابق ایک میرہ لے جائیں گے جام صاحب کے پاس، خدا کے واسطے ایک تو یہ ساہنشہ نے بھی ہمیں عذاب کیا ہوا ہے۔ آڈی بات ہم سمجھتے ہیں آڈی نہیں سمجھتے ہیں۔ خود M.C. صاحب کی بھی یہی حالت ہے۔

(خاموشی۔ اذان مغرب)

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

وزیر مکملہ تعلیم: سر! آخر میں وہ آپ والی request دوبارہ ہاؤس سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جس کو بھی موقع ملے جام صاحب سے request کریں اور خاص طور فناں منستر بیٹھے خزانے کے اوپر بیٹھے ہیں اس کے باوجود ہم کہیں اور سے مانگ رہے ہیں hope ا کہ تھوڑی دیر کے بعد جب یہاں گے wind-up چیف منستر کریں گے یا آپ کریں گے۔

جناب اسپیکر: ذمہ داری میرے خیال میں سی اینڈ ڈبلیو منستر کی بنتی ہے۔

وزیر مکملہ تعلیم: آج last day ایکل بھی Speech ہو گی۔

جناب اسپیکر: آج last اکل کوئی بولنا چاہے تو بول سکتا ہے۔ یہ اسے Renovation اور اسکے مانیک کے میرے خیال میں دو سال سے پڑا ہوا ہے، پسیے آپ کے پاس آئے ہیں سب کچھ ہوا ہے میرے خیال میں۔

وزیر مکملہ تعلیم: اچھا! ایک مہربانی کر کے میں پرمنی request کروں گا بڑے فراغل ہمارے فناں منستر ہیں یہاں پر بھی فراغل کا مظاہر کریں گے ہمارے جیسے بزرگ بھی ہیں جن کو سنیں پھر سماعت میں تکلیف ہوتی

ہے تو یہ مسئلہ بھی چھوٹا ہمارا حل کر دینگے۔ sir اب رہا جہاں تک جام صاحب کا تعلق اور ہمارا اتحادی ہونے کا تعلق ہم جام صاحب کے ساتھ ہیں مجبوری ہے ہماری پارٹی کی اخبار ہوئیں ترمیم تھی۔ مجبوری کو ہم دیکھیں گے اگر کوئی حل نکلا تو وہ بھی ہم کو شکریے اسکا حل نکالنے کی۔ البتہ یہ میں جام صاحب کو عرض کروں گا اس فلور کے اوپر تاکہ یہ record of rights بنے یہ فنڈ پورا جواہٹا کے دیا گیا ہے exactly یہ وہ دور جب ریسنسی مالفین میں باٹھے گئے۔ آج انکوائری کمیٹی یہاں مقرر کریں اسمبلی کے جتنے چور تھے، جتنے ڈاکو تھے، جتنے out-laws تھے، جن کے گھر میں جھونپڑی آج تک بنی ہوئی ہے، ان کو انہوں نے عالیشان قسم کے گھر بنانے دیئے کمیونٹی کے نام پر جو کہ ایک سو سے زیادہ گھر آج بھی موجود ہیں۔ میں اس ہاؤس کی توسط سے ایک تجویز دوں گا کہ ان کمیونٹی کے نام پر یہ جو بنائے گئے ہیں یا تو ان کو ایجکیشن کے حوالے کیا جائے یا ہمیتھے کے حوالے کیا جائے۔ جہاں لاء اینڈ آرڈر کی پچونیشن ہے وہاں تھانے بنادیئے جائیں بنی بنائی چیزیں اور عالیشان گھر ہیں جو لوگوں کو بخشے گئے ہمارے لوگوں کی مخالفت میں نوازے گئے آج میں ایک بات اس ہاؤس کے اندر ریکارڈ بنا چاہتا ہوں۔ request پر میری آپ سے record of rights ہو گی کہ اس کا حصہ بنادیا جائے۔ ایک نئی چیز ہماری یہاں ہو رہی ہے۔ پہلے دو برادر قوموں کو لڑایا گیا۔ پشتوں اور بلوجوں کو۔ پھر وہاں جب تسکین نہیں ہوئی پھر بلوج اور برہی کے نام پر بیکھل، ہم لوگوں کو بلوچستان کو تقسیم کیا گیا۔ اب اُس سے بھی تسکین نہیں ہو رہی۔ اُس سے بھی لوگوں کو سکون نہیں مل رہا ہے۔ اب ہمارے ہاں کچھی اور نصیر آباد ڈویژن کے اندر ایک نیا مخاکھلا جا رہا ہے۔ ایک نیا پودا لگایا جا رہا۔ اس کو دو دھن پلایا جا رہا ہے کہ بلوج اور سندھیوں کو آپس میں لڑایا جائے۔ ان میں تفریق پیدا کی جائے۔ کیونکہ بلوج اور سندھی صدیوں نہیں، شاید ہزاروں سالوں سے ہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ میں سردار نند جب جیکب آباد کراس کرتا ہوں تو me believe میں یہ سمجھتا تھا، سمجھتا ہوں کہ میں ایک سندھی ہوں اور سندھ کے اندر ہوں۔ جب میں کراس کر کے بلوچستان آتا تھا تو پھر میں محسوس کرتا تھا کہ میرا خون origin میرا خون بلوچستان ہے مگر ہم نے اس کو کبھی بھی سندھ کو بھی اپنی ماتا دھرتی مانا ہے کیونکہ آگے سے بلوج زیادہ سندھ میں جو ہیں اس سندھ کی دھرتی نے میرا خاندان یہاں سے تین سو سال پہلے مانیگریٹ کر کے لاکھوں کی تعداد میں گئے تو سندھ کی دھرتی نے ان کو سرز میں دی ان کو رزق دیا رہنے کے لئے جگہ دی اور مرنے کے لئے اپنی دھرتی میں قبردی۔ میں اس دھرتی سے ناں میں نفرت کر سکتا ہوں ناں اس کے خلاف بول سکتا ہوں کیونکہ میرا دونوں کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ آج بھی ہمارے باقاعدہ ایک منظم سازش کے

تحت یہ اسمبلی کا House گواہ رہے کوشش کی جا رہی ہے کہ بلوج اور سندھیوں کو لٹرا یا جائے۔ پچھلا بجٹ اٹھا کے میرے کچھی کے اندر دیکھیں اس دفعہ 90% پر سنت بجٹ اس طرح میرا بنا یا گیا ہے کہ میرے حلقوں کے لوگ جنہوں نے مجھے منتخب کیا ہے، جو قبیلے وہاں رہتے ہیں ان کو ٹولی نظر انداز کر کے ایسے ایسے لوگوں کو فنڈ زدیے گئے ہیں۔ اگر یہ میری بات پر کسی نے اعتراض کیا تو پھر میں اس کا سارا ریکارڈ لیکے آؤں گا۔ کہ ان پر کتنے قتل کے کیسز ہیں۔ ان پر کتنے زمینوں پر قبضے کرنے کے کیسز ہیں اور انہوں نے وہاں پر کچھی کے اندر امن کمیٹیاں بنانی ہوئی ہیں۔ بارہ بارہ، پندرہ پندرہ، بیس، بیس موڑ سائیکلوں پر وہ گھومتے ہیں اور انتظامیہ ان کا نام نہیں لے سکتی۔ اس حد تک پھر لوگ کہتے ہیں کہ جی لوگ انتقام لیتے ہیں بدالہ لیتے ہیں۔ جناب میں نے دوپاسی سید یہاں کو مٹھے میں بیٹھے ہیں اور ان کا آباؤ اجداد کا جگہ جو ہے وہ کچھی ہے نوسوا بیکڑ میں تو کروڑ روپے میں، میں نے خریدی میرا record of rights ہے اس پر بزرگوں نے اس پر دعویٰ کیا، قاضی عدالت مجلس شوریٰ اور ہائیکورٹ کے دو دفعہ فیصلے ہوئے ہیں کہ آپ عارضی بزرگ ہیں آپ کا کوئی زمین کے ساتھ کوئی right نہیں بتا۔ جب دو دفعہ ہائیکورٹ کے فیصلے آئیے میں انشاہ اللہ اگر کل ہوا تو وہ بھی ٹیکل کروزگاری کارڈ میرے نوسوا بیکڑ پر لگی ہوئی سرسوں کو جو تقریباً کوئی ساڑھے چار سے پونے پانچ کروڑ روپے بنتی ہے صرف اگر پندرہ من فی ایک بھی یورچ نکالی جائے اور آج اس کی کم سے کم قیمت جو ہے 35 سوروپے فی من ہے۔ یہاں پر ہمارے معزز حکومت نے ایک کوئی نورزی unknown ناہی آدمی جس کو ہمارے علاقے سے کوئی تعلق نہیں ہے ایک ڈپٹی کمشنر ہے میں اس کا نام بھی دونوں اور record of rights پر دونوں اس کو بھیجا گیا ایک یہاں سے پشوپیکنگ اسٹینٹ کمشنر کو بھیجا گیا۔ اور اسی طرح ایک تحصیلدار کو بھیجا گیا جن کا کسی کا کوئی تعلق ہمارے علاقے سے بھی بھی نہیں رہا۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں مگر اس لئے دوسرے علاقوں سے اٹھا کے ان کو بھیجا گیا تاکہ ان کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق ہوں۔ وہ ہمیں جائز ہماری قانونی مدد نہ کر سکیں۔ ایک رات آکے انہوں نے پوری میری فصل ٹرکوں میں ڈال کے اٹھا کے لے گئے۔ اور صرف پچاس کلو والی پوری یہ نہیں ہوتی ہے، وہ اٹھا کے تھیں ہیڈ کوارٹر میں جمع کروائی ہے۔ اور درجنوں ٹرکیں لا کے میرا فصل اٹھایا گیا ہے، لٹوا لیا گیا ہے۔ یہ موجودہ حکومت میں ہوا ہے۔ جام صاحب کی حکومت میں ہوا ہے۔ اور جام صاحب کے بھیج ہوئے افسروں کے ذریعے ہوا ہے۔ میرانہ کسی ڈاکو نے لوٹا، نہ چور نے چوری کی نزد و اور نے زوری کی جو کچھ کیا گا کو رمنٹ نے کیا۔ میں اس ہاؤس کو گواہ بنارہاں کے انہوں نے ایسے آفرز بھیجے ہیں جو ہمارے قاتل ہیں جو ہاں ہیں ان کو چوکیوں پر بیٹھا دیا گیا ہے کوپور سے ڈھاڈر تک تاک سردار یار محمد رندیا اس کا خاندان اس کا کوئی فرد travel ناں کر سکیں۔ اور

سارے شاید اس ہاؤس کو بھی علم ہو یہاں کے لوگوں کو بھی علم ہے کہ میرے پاس کچھی جانے کے لئے صرف ایک بولان پاس ہے ہر چوکی پر میرے غالفوں کو بیٹھا دیا گیا ہے اور یہ میں اس ہاؤس کو دوبارہ گواہ بنانا ہوں۔ مجھے میرے خاندان کو کوئی بھی نقصان ہوا اس کی تمام تر ذمہ داری جام کمال ولد جام یوسف، جام یوسف کے اوپر نامزد، اُس پے اُس کو مجرم سمجھا جائے۔ اور جام صاحب کو یہ سوچنا چاہیے کہ بلوچستان کچھی جھوپڑیوں کے گھر ہیں سب کے۔ اگر جام صاحب کسی کے گھر میں ایک تیلی لگائے گی تو وہ تیلی والی آگ بھڑکتے بھڑکتے جام یوسف کے گھر تک جائیگی۔ اور میں یہ اسمبلی کے ریکارڈ کے اندر میں آپ کو کہونگا۔ کہ اگر مجھے یا کوئی میرے خاندان کو ہوا تو پہلی جام یوسف کو میں نامزد کروں گا۔

جناب اسپیکر: جام یوسف تو اس دنیا میں نہیں ہیں۔

وزیر مکمل تعلیم: sorry جام کمال کو۔ اللہ ان کو جنت نصیب کرے۔ ایک تو sir یہ مسئلے ہوئے ہیں۔ دوسرا میرے خیال میں میں ٹائم کو کافی لے لیا points اتنے زیادہ ہیں۔ اچھا sir ایک اور کام ہمیشہ یہاں کہا جاتا ہے کہ بلوچ، پشتون یہاں کے لوکل اقتدار کے سامنے جھک جاتے ہیں، پیسوں کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں۔ اور عہدوں کے لئے اُس کی لائچ کے لئے اپنا ضمیر اور غیرت پیچ دیتے ہیں۔ آج میں بلوچستان کے لوگوں کو گواہ بنارہا ہوں۔ بد قسمی سے اُن لوگوں کو آپ نے نامزد کیا ہوگا۔ مگر سارے لوگ ایک جیسے نہیں ہیں۔ ہمارے اس وضحتی میں ہم پیدا ہوئے ہیں، اس کے لوگوں کے ساتھ ہم نے عشق کیا ہے۔ اور یہ خواہش کی ہے کہ اگر موت آئی ہے اور ضرور آئیگی اور برحق ہے، کوئی ہمیں ڈرانے نہیں۔ منتخب ہوئے بھی ٹھیک، نہیں بھی ہوئے تو ہم اپنے گھروں میں واپس چلے جائیں گے۔ اس کے لئے ہم اپنا ضمیر، ہم اپنی غیرت اور بلوچستان کے مفادات کو نہیں پچیں گے۔ کئی دفعہ ہوا ہے، ہم نے کوشش کی جام صاحب کے ساتھ as a allies چلنے کی۔ مگر جام صاحب نے ہمیشہ، اُن کا روئیہ، اُن کا طریقہ، اُن کی یہ نا انصافی ہے۔ اور ذاتیات۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ یوں گواہ رہے میرا کہ جب بلوچستان کی تاریخ لکھی جائیگی، اُس کی بربادی کی تاریخ لکھی جائیگی، اُس میں میں شامل ہونا نہیں چاہتا۔ تاکہ میری اولاد کو کل یہ کوئی طعنہ نہ دے کہ جب بلوچستان میں یہ بربادی ہو رہی ہی تھی تو تمہارا باپ تمہارا داد، تمہارا پرداد، اُسی کا بینہ کا حصہ ہے۔ تو جام صاحب نے ایک دفعہ کہا تھا کہ یا رحمہ اگر کابینہ چھوڑتا ہے چھوڑ دے، ہم اُس کو نہیں روکیں گے۔ جام صاحب! آپ کی کابینہ کو تو ہم ویسے ہی کچھ نہیں سمجھتے۔ اور نہ تو اس کی کوئی حیثیت ہے، نہ اسکی کوئی اوقات ہے۔ وہ تو لوگ اپنی ہی جب گریبان میں جھانکتے ہیں، اُن کا ضمیر، اُن کو چند ٹکلوں کی خاطر اُن کو روکتا ہے کہ ہر جو کام بلوچستان میں غلط ہو رہا ہو، آنکھیں بند کر کے

resign کر دوتا کہ کل میرا اقتدار مجھ سے نہ چلا جائے۔ آج یہ تاریخ گواہ رہے انشاء اللہ جیسے میں یہاں سے نکلوں گا، میں اپنا منٹری سے resign انشاء اللہ گورنر صاحب کو بچاؤں گا۔ جام صاحب! آپ کو اپنی کابینہ، آپ کو یہ حکومت مبارک ہو۔ ہمیں آپ کی منٹریوں کی ضرورت نہیں ہے۔ پر ایک بات بتا دوں اس ہاؤس کو چھوڑنے سے پہلے۔ اس تقریر کو ختم کرنے سے پہلے یہ تاکے جارہے ہیں کہ جہاں آپ صحیح کام کریں گے اُس میں ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ جب بلوچستان کے مفادات، اس سرزی میں، اس دھرتی، یہاں کے لوگوں کو بچا گیا تو انشاء اللہ سب سے پہلے اگر کوئی رکاوٹ بنیں گے تو وہ سردار یار محمد رندہ تھا رے لیے بنے گا۔ تم خوش نصیب تھے کہ تین سال تم نے حکمرانی کی۔ ہم آپ کے ساتھ تھے۔ اب ہمارے ضمیر، ہماری غیرت یا اجازت نہیں دے رہی ہیں کہ ہم اس کابینہ کا حصہ رہیں۔ اور جام صاحب کے ساتھ رہے۔ اگر اس کابینہ کے میرے جتنے colleagues ہیں، اگر کبھی میری ایسی کوئی بات ہوئی ہو، جس سے اُن کو تکلیف پہنچی ہو یا اُن کی دل شکنی ہوئی ہو، تو میں اُن سے ذاتی طور پر معافی مانگتا ہوں اور میں آپ کا اور اس پورے ہاؤس کا شکرگزار ہوں جنہوں نے جتنا عرصہ میں اس اسمبلی میں رہا ہوں جس طرح انہوں نے مجھے پیار اور محبت دیا۔ اور میں ساری اسمبلی کے ایک ایک فرد اور یہاں گیٹ پر کھڑے ہوئے آپ کے یہ کیا ہوتے ہیں، وہ کیا کہتے ہیں اُن کو اپنی language میں۔ یہ جو سیکورٹی گارڈ جو کھڑے ہوئے ہیں نا۔ اور وہ جو ہمیں لا کر ہمیں پانی پلاتے ہیں، میں اُن کا بھی شکر گزار ہوں۔ اور میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ اتنی تفصیل سے آپ نے مجھے سنا اور مجھے بولنے کا موقع دیا۔ بہت بہت شکریہ۔ اللہ حافظ۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ سردار یار محمد رندہ صاحب۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ۔۔۔

حاجی محمد خان لہڑی (وزیر مکملہ محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر صاحب! میں نے speech کے لیے دیا ہوا تھا اپنانام۔

جناب اسپیکر: جی ہاں! جی حاجی محمد خان لہڑی صاحب۔ آپ late آئے اسی لیئے۔ میرے خیال میں کل بھی ہے speech کا دن۔ اس میں لکھا ہوا ہے نا۔ جی جناب محمد خان لہڑی صاحب۔

وزیر مکملہ محنت و افرادی قوت: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسِ الْلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے جو ہمارے دوست ایک سینیٹر محمد عثمان کا کڑ جو وفات پائے میں ان کو تعزیت کرتا ہوں اور ان کے لسماندگان کو صبر دے۔ جناب اسپیکر! یہاں پر جو 18 تاریخ کو جو یہاں پر ایک واقعہ رونما ہوا میں اس کا شدید

نمذمت کرتا ہوں۔ کیونکہ کچھ ہمارے بلوچستان کے روایات ہیں، جس کو روندھڈا لالگیا۔ تو ان کا میں شدید نذمت کرتا ہوں۔ ابھی میں بجٹ پر آتا ہوں۔ کیونکہ سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال صاحب اور اس کے ٹیم، P&D، کومبارک بادپیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں منشہ فناں کومبارک بادپیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دن رات کوشش کر کے بلوچستان کے عوام کو اچھا بجٹ دیا۔ میں یہاں پر موجودہ گورنمنٹ کا جو 3 سالہ کارکردگی ہیں اس وقت آپ کے کوئی میں 12528 million خرچ ہو رہے ہیں، اس سے پہلے کوئی آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ آپ کسٹم پر جائیں، سریاب روڈ پر جائیں، آپ بروئی روڈ پیکھیں، یہاں پر جوڑ و پلپمنٹ ہوئے ہیں۔ یہ آپ کے تین سالہ جو موجودہ گورنمنٹ کی کارکردگی ہے وہ سب کچھ یہاں پر آیا کہ جو اس وقت عوام اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے پورا بلوچستان میں تین سالہ جو موجودہ وزیر اعلیٰ جام کمال صاحب نے جو پراجیکٹ شروع کیے تھے، 1445 اسکیمیں تھے جس میں 2647 کلومیٹر روڈ complete ہو رہے ہیں۔ اس میں میرے ڈویژن نصیر آباد میں اس وقت جو میگا پراجیکٹ شروع کیے گئے ہیں جس میں آپ کا صحبت پور روڈ، کشمور روڈ آپ کا 65 N چھتر روڈ آپ کا 65 N منجھو شوری غفور آباد، فیض آباد روڈ آپ کا اس میں نوتال ٹو جھل مگسی روڈ بھی شامل ہے۔ اس میں تو ٹوٹل تفصیل دیا گیا ہے لیکن میں اس میں نہیں جاتا ہوں اس وقت ہمارے نصیر آباد ڈویژن کا بات کر رہا ہوں جو اس وقت کام شروع ہو رہے ہیں یہ credit موجودہ گورنمنٹ کو جاتا ہے۔ پچھلے ادار میں جتنا بھی اسکیمیں تھے وہ نظر نہیں آ رہے تھے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تھے جو ابھی آپ کو ایسا سمجھیں 100 کلومیٹر کی روڈ نظر آ رہا ہے۔ تو یہ موجودہ گورنمنٹ کو credit جاتا ہے اور اس کے علاوہ میں جو اس وقت ایجوکیشن میں جو موجودہ سی ایم نے shelter program کے تحت ہمارے سی ایم صاحب نے کام اسٹارٹ کیے ہیں۔ تو یہ credit بھی اس کو جاتا ہے۔ جس میں آپ کے hundred new مدل اسکول بن رہے ہیں اس سال۔ آپ کے 200 پر امری اسکول اس کو مدل کا درجہ دیا جا رہا ہے اس وقت آپ کے 50 اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ آپ کے ہائرا الجوکیشن میں میں آتا ہوں۔ آپ کے 70 سال، 72 سال نصیر آباد کو گز رچکے ہیں لیکن کسی نے اس پر توجہ نہیں دی یہ تو credit جام صاحب کو دینا چاہتا ہوں جو اس نے وہیں پر زرعی کالج اسٹارٹ کیا۔ اور اس بجٹ میں اس نے نصیر آباد کو میڈیکل کالج دیا۔ اور اس بجٹ میں اس نے نصیر آباد کو بی آرسی کالج دیا۔ اور اس بجٹ نے نصیر آباد کو لاء کالج دیا۔ تو کیا اس میں صرف جام صاحب کے بچے پڑھیں گے؟۔ یا میرے بچے پڑھیں گے؟۔ یا عمرانی صاحب کے بچے پڑھیں گے؟۔ اس میں پورا بلوچستان کے نوجوان وہیں

پر آئیں گے۔ وہ سارے وہیں پر تعلیم کریں گے اور اس کے علاوہ جو موجودہ گورنمنٹ نے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں یہاں پر جتنے بھی ہمارے جو کیا ہے portfolio ہیں، ہر ایک منشی جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں نوں اسکیم ساروں میں رکھا گیا ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے۔ پہلے آپ تین سال پیچھے چلے جائیں یا آپ اس سے پہلے میں جائیں تو وہ پرانے اسکیم چلتے تھے جس میں صرف وہ ongoing ہے اس میں کوئی نئی اسکیم بالکل شامل نہیں تھے۔ اور جو موجودہ گورنمنٹ کو اس وقت یہ credit ہے۔ اس نے یہاں پر بلوچستان میں Health start card کیا گیا ہے۔ یہ تو credit موجودہ گورنمنٹ کو ہے۔ تقریباً اس وقت ہیلٹھ کارڈ کے لیے 550 روپے رکھے گئے ہیں اور بلوچستان پیش فنڈ کے لیے 3 billion روپے رکھے گئے ہیں ”اپنا گھر“، بلوچستان ایسپلائر ہاؤسنگ کے لیے تین بلین روپے رکھے گئے ہیں یہ پورے بلوچستان کے ہیں نہ کہ میرے نصیر آباد کے ہیں یا کوئی کے ہیں یا کسی اور جگہ کے ہیں بلوچستان فوڈ سیکورٹی کے لیے 1 billion روپے رکھا گیا ہے بلوچستان جو عمومی اندھمنٹ فنڈ کے لیے 2 billion روپے رکھے گئے ہیں اور بلوچستان کے لیے 500 million women کے لیے 500 million minority کے لیے ہے۔ اس کے علاوہ جو ہمارا large and small business ہے ان کے لیے 2 billion روپے رکھے گئے ہیں۔ یہاں پر کہتے ہیں کہ بھی پسندنا پسند والی باتیں ہیں تو پسندنا پسند والے کیا یہ بلوچستان کے لیے نہیں ہیں یہ پورا بلوچستان اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا ہے؟۔ یہاں پر سردار نے جو کچھ باتیں کی ایجوکیشن کے حوالے سے تو میں اس کو کچھ بتانا چاہتا ہوں اگر بیٹھتے تو میں اس کو بتا دیتا۔ جب مجھے ایجوکیشن کا portfolio ملا تو اس وقت جو یہ پوسٹوں کا سلسلہ تھا اس کا already میٹنگ ہو چکا تھا۔ اور ہم ان کو cancel بھی نہیں کر سکتے تھے اور ہم نے ایک فرنٹ کے لیے ان کے جو CTSP کے ذریعے جو ہم نے ان کے ائڑو یو ز کیے جس میں آپ کے 94 ہزار لوگوں نے apply کیا بلوچستان کے نوجوانوں نے۔ صرف اس میں 13 ہزار لوگ پاس ہوئے 13 ہزار میں سے بھی پھر ان کو ادھر ادھر چھانٹی کیا صرف 4500 لوگوں کو آرڈر ملے ہیں اس وقت وہ بھی ایک سال سے لوگ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے لوگوں نے کورٹ میں رجوع کیا جس میں ایک سال تو صرف یہاں پر فالکلوں کو گھوما پا جاتا تھا اور ان کے آرڈران کو نہیں مل رہے تھے۔ honorable court نے چیف سیکرٹری کو بلا یا ادھر۔ ان کو کہا کہ مجھے ان کا issue within three weeks میں حل رہے تھے۔ اس کے بعد ان لوگوں کے آرڈر issue کیے ہیں اسی وقت بھی دو سال تین سال سردار صاحب کے تقریباً اڑھائی سال سردار صاحب کے ساتھ portfolio تھا۔ بھی 10 ہزار پوسٹ میں خالی ہیں سردار صاحب نے ڈیڑھ سال میں کیا کیا

وہی۔ 2200 پوسٹ SST کے، جس میں 50% کوٹ نکالا گیا۔ اس وقت ابھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے 2200 پوسٹ ایس ایس ٹی کے لگ گئے کیا اس وقت بھی سردار صاحب لکھ لیتے پبلک سروس کمیشن کو لیٹر کہ بھائی ان کو بھی cancel کریں۔ تو اس وقت کیوں نہیں لکھا گیا یہاں پر صرف اور ان کے باقی میں یہاں پر جوان کا دل میں اور تھا۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں لہڑی صاحب! یہاں پر فلور میں چیف منستر نے کہا کہ ایک بھی کمیشن میں جو کچھ ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ اور یہ decision آپ کا کہ cabinet ہونا چاہیے تھا کہ لوگوں کو آرڈر دیتے جائے کہ کورٹ میں جاتے۔ اگر اس میں یا محمد involve ہے آپ کے چیف منستر خود کہہ رہے ہیں کہ اس میں گھپلا تھا اس کو ہم نے روکا ہوا ہے۔ تو یہ کورٹ نے لوگوں کو وہ دیا اب مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے آپ گورنمنٹ کی تعریف کر رہے ہیں یا مخالفت کر رہے ہیں؟۔ یہاں پر کمزوری منسٹر کا ہے۔ لیکن آپ کے اوپر آتا ہے cabinet کے اوپر آتا ہے۔

وزیر مکمل برائے محنت و افرادی قوت: جناب اسپیکر! میں تو یہ بات کر رہا ہوں ابھی آپس میں چاقش کی وجہ سے یہاں پر وہ آرڈر نہیں کر رہا تھا۔ لوگ مجبوراً رجوع کر کے ہائی کورٹ سے پریم کورٹ لوگ گئے۔

جناب اسپیکر: تو آپ کی cabinet decision لیتی۔

وزیر مکمل برائے محنت و افرادی قوت: حالانکہ منسٹر صاحب کو کہا گیا تھا کہ آپ ان کے آرڈر ایشونکریں لیکن منسٹر صاحب آرڈر ایشونکریں کر رہا تھا وہ مجبوراً کورٹ چلے گئے۔

جناب اسپیکر: آپ تو اپنی گورنمنٹ کے خلاف بات کر رہے ہو، کیا کر رہے ہیں؟۔

وزیر مکمل برائے محنت و افرادی قوت: پھر تو بھی یہ credit موجودہ گورنمنٹ کو جاتا ہے انہوں نے پوسٹ میں fill کیں۔ اور موجودہ گورنمنٹ کو credit جاتا ہے انہوں نے میرٹ کو بنایا۔ نہ تو کسی اور نے کہا۔ لوگ لسٹین لے کر گئے کورٹ میں۔ تو اس کی وجہ سے یہ ہوا۔ ورنہ ابھی تک بھی یہ نہیں ہوتے۔ یہ ایسے کے ایسے پڑے رہتے۔ یہ پھر جام صاحب نے اس کے اوپر کیا کیا کہ بھائی۔۔۔

جناب اسپیکر: مجھے اس چیز کا پتہ نہیں ہے کہ۔ آپ کے قائدیوں نے اس فلور میں کہا کہ جو کچھ ہوا ہے وہ غلط ہوا ہے۔ ہم اس کی انکوائری کر رہے ہیں۔ اس میں منسٹر نے کیا ہے یا آپ کے قائدیوں نے کیا۔ آپ کہہ رہے ہیں کورٹ نے کیا۔ اب مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ تعریف کر رہے ہیں گورنمنٹ کی مخالفت کر رہے ہیں؟۔ گورنمنٹ کی کمزوریاں اس چیز میں نہیں لائیں۔

وزیر مکمل برائے محنت و افرادی قوت: دیکھیں! میں تو کہتا ہوں کہ موجودہ منسٹر صاحب کے پاس سات، آٹھ ہزار پوٹشیں تھیں، جو آج کہہ رہا تھا کہ میں نکل کر جارہا ہوں۔ اُس کو آپ announce کرتے، لوگوں کو میرٹ پر دے دیتے تو کریاں جو انہوں نے یہاں پر ایک بہت بڑا الحمد للہ کیا تقریبی کی۔ لمبا، چھوڑا سا۔ تو وہ بیٹھتے۔ میرا بھی تقریر مانتا۔ اس کے بعد پھر، وہ بھی چیزیں کرتے، ڈیڑھ سال تو گزر گئے ہیں۔ 16 مہینہ اس کو تو 18 مہینہ خود رہے تھے تو کر لیتے۔ ہم نے کب اس کو روکا تھا؟۔ لیکن یہ خاص کر جو میرا نام سے، جس وقت یہ portfolio میرے لیے میرے ساتھ تھا تو میں اُس کو جواب دینا چاہتا تھا تاکہ وہ میرا جواب سن کر جائے۔ جناب شکریہ اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی شکریہ محمد خان لہڑی صاحب۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 جون 2021ء تک کے لیے۔۔۔

وزیر مکمل خوراک و بہبود آبادی: sir ایک منٹ میں بھول گیا sir۔ آپ نے ہمارے نواہزادہ گہرام بگٹی کی نانی فوت ہو گئی ہے sir، اُس کے لیے ایک دعا کر دینا آج صحیح فوت ہوئی تھی۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! دعا کر دیں میرے خیال میں مولوی صاحب نماز پڑھنے کے ہیں
وزیر مکمل خوراک و بہبود آبادی: آپ کروادیں۔

(اس مرحلے میں جناب اسپیکر کو دعائے مغفرت پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی)

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 جون 2021ء بوقت 04:00 بجے کی بجائے 03:00 بجے کرتے ہیں کہ 04:00 بجے تک پہنچ جائیں۔ 03:00 بجے سے پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 08:00 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)



23/يون2021ء (ماہن)

بوجستان صوبائی اسپلی

51